رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۚ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دنیا کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر ◆ کاروباری اُمور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۶ | مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء یکشنبہ | مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ خطبہ جمعہ (۱۳ مئی) حضور کی بجائے مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ رمضان کے مبارک ایام میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۷ لڑکے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۱۶ پاس ہوئے۔

امسال جن اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے وہ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضروری اعلان

افریقہ کے تازہ آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تار کی غلطی سے پہلی تار کا مضمون غلط سمجھا گیا۔ ناصر صاحب کا تار تھا کہ 7 anti moslems نے حق قبول کیا۔ تار والوں نے ایف کو اُڑا کر anti moslems کردیا۔ جس کے معنے غیر مسلم کے ہوجاتے ہیں مگر جیسا کہ اس تفصیلی خط سے جو ہم اگلے نمبر میں شائع کرینگے اور اسکے بعد آنیوالے خطوں سے معلوم ہوتا ہے بیسیوں مسیحی اور بُت پرست لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور چار ہزار فینٹی قوم کے لوگ جو نام کے مسلمان تھے۔ اور ختنہ تک نہ کراتے تھے۔ اسلام کرنا نہ جانتے تھے۔ اور عیسائی ہونے پر آمادہ تھے انہوں نے نہ صرف مسیحیت کا ارادہ ترک کیا۔ بلکہ پُورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کا عہد کر کے احمدیت میں داخل ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ مسیحیوں نے ہمارے [illegible] روکیں ڈالنی شروع کردی ہیں۔ اور سخت [illegible] پر آمادہ ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

نمبر ۸۶ | مورخہ ۱۶ر مئی ۱۹۲۱ء | مطابق ۸ر رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی - خطبہ جمعہ (۱۳ر مئی) حضور کی بجائے مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا - رمضان کے مبارک ایام میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۷ لڑکے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۱۹ پاس ہوئے۔

امسال جن اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے وہ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

ضروری اعلان

افریقہ کے تازہ آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تار کی غلطی سے پہلی تار کا مضمون غلط سمجھا گیا یا شرحاب [illegible] کا تار تھا کہ 7 anti moslems نے حق قبول کیا۔ تار والوں نے ایف کو اڑا کر anti moslems کردیا جس کے معنے غیر مسلم کے ہو جاتے ہیں مگر جیسا کہ اس تفصیلی خط سے جو ہم اگلے اشو میں شایع کرینگے اور اس کے بعد آنیوالے خطوں سے معلوم ہوتا ہے بیسیوں مسیحی اور بُت پرست لوگ اسلام قبول کررہے ہیں اور چار ہزار فینٹی قوم کے لوگ جو نام کے مسلمان تھے - اور ختنہ تک نہ کراتے تھے - سلام کرنا نہ جانتے تھے - اور عیسائی ہونے پر آمادہ تھے نہ صرف مسیحیت کا ارادہ ترک کیا - بلکہ پوری طرح اسلام پر عمل کرنے کا عہد کرکے احمدیت میں داخل ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں نے ہمارے تبلیغ کے راستہ میں روکیں ڈالنی شروع کردی ہیں - اور سخت مخالفت پر آمادہ ہیں ؛

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

فہرست مضامین

نمبر ۸۶ | مورخہ ۱۶ر مئی سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ خطبہ جمعہ (۱۳ر مئی) حضور کی بجائے مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ رمضان کے مبارک ایام میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۷ لڑکے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۱۶ پاس ہوئے۔

امسال جن اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے وہ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

ضروری اعلان

افریقہ کے تازہ آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تار کی غلطی سے پہلی تار کا مضمون غلط سمجھا گیا یا نیر صاحب کا تار تھا کہ 7 anti moslems نے حق قبول کیا۔ تار والوں نے الیف کو اڑا کر anti moslems کر دیا جس کے معنے غیر مسلم کے ہو جاتے ہیں مگر جیسا کہ ان تفصیلی خط سے جو ہم اگلے اشو میں شایع کرینگے اور اس کے بعد آنیوالے خطوں سے معلوم ہوتا ہے بیسیوں مسیحی اور بُت پرست لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور چار ہزار فینٹی قوم کے لوگ جو نام کے مسلمان تھے۔ اور ختنہ تک نہ کراتے تھے۔ اسلام کرنا نہ جانتے تھے۔ اور عیسائی ہونے پر آمادہ تھے۔ نہ صرف مسیحیت کا ارادہ ترک کیا۔ بلکہ پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کا عہد کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں نے ہمارے [illegible] روکیں ڈالنی شروع کر دی ہیں۔ اور سخ[illegible] پر آمادہ ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیر کشمیر جو احباب اس سال کشمیر کی سیر کو تشریف لے جاویں۔ وہ یہ خاص خیال رکھیں کہ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کے پریزیڈنٹ میر غلام رسول صاحب کشمیر کی مختلف انجمنوں کی بہبودی کے لئے چاہتے ہیں کہ جو بزرگ اس ملک میں جاویں۔ وہ اپنے وقت کا ایک حصہ ان کے مذہبی اور اخلاقی معاملات کی ترقی اور اخوت کے پائدار بنانے میں بھی صرف فرمادیا کریں۔ کشمیر جانیوالے احباب جس طرح وہاں کے مناظر اور سیر سے جسمانی نفع اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وہاں کی کمزور جماعتوں کو اس کے عوض کچھ روحانی فائدہ بھی پہنچایا کریں۔ والسلام۔ خاکسار ناظر تعلیم و تربیت

احمدی مستورات امانہ اللہ تعالے کے فضل سے یہاں مستورات جمعہ میں تقریباً ایک سال سے شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مسجد کے اندر ہی پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے علیحدہ مسجد تیار کی گئی ہے۔ جسمیں چندہ زیادہ تر مستورات کا ہے۔ ابھی اسپر چھت پڑنی باقی ہے۔ ماہواری چندہ تقریباً تمام مستورات باقاعدہ ادا کرتی ہیں ان کے چندہ کا رجسٹر علیحدہ ہے۔ وصولی چندہ کا کام خاکسار کی خالہ صاحبہ کرتی ہیں۔ گذشتہ سال کے خاتمہ پر جب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے ہمارے حسابات کی پڑتال کی۔ تو اسمیں مستورات کے چندہ کا رجسٹر ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوئے۔ اور تحریر فرمایا کہ میں نے بہت سی احمدی انجمنہاء کے رجسٹروں کی پڑتال کی۔ اگرچہ اور کئی جگہ مستورات چندہ دیتی ہیں۔ مگر جو باقاعدگی ... کے چندہ کے متعلق یہاں دیکھی گئی ہے ... یں۔ اور یہی بات میرے لئے ... کا موجب ہوئی ہے۔ ... عفا اللہ عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ امانہ

... ڈاکٹر محمد عمر صاحب اسسٹنٹ سرجن ... سخت علیل ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ خاکسار محمد زبیر انا وہ۔

احباب میرے بچہ احمد دین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار الہ دین موضع ٹھکریاں۔ ڈاکخانہ جاتلی ٭

ہم تین بھائیوں پر ایک ہندو نے جھوٹا دعویٰ کردیا ہے۔ اسے تنگ ... کچھ جھوٹ تو اس کا ثابت ہوگیا۔ مگر دعا کی بہت ضرورت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ خاکسار غلام حیدر سکرٹری انجمن احمدیہ بڈھا کوٹ ضلع بھرٹ پورکپور

میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے خوب الحاح کے ساتھ دعا فرماویں کہ رب العالمین مجھے محض اپنے فضل سے خادم دین بنا دے۔ آمین" عاجز سید حسام الدین۔ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

نماز جنازہ خاکسار کی اہلیہ فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ اقبال حسین احمدی برہ پور

مولوی ثناء اللہ کے متعلق تازہ اشتہار اس اخبار میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ یہ الگ بھی چھپا ہے۔ احباب اسے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے عہ روپیہ سینکڑہ علاوہ محصولڈاک کے حساب سے دفتر اخبار فاروق قادیان سے منگالیں ٭

موصیوں کو اطلاع مسماۃ عمر بی بی موصیہ ہمشیرہ میاں عمر الدین صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ اجنالہ کے فوت ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مدظلہٗ نے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے سوال پر فرمایا کہ "جب تک وصیت ادا نہ ہوجائے کوئی لاش مقبرہ میں دفن نہ ہو" اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اسوقت تک کوئی لاش دفن نہ کی جاوے گی۔ جب تک کہ وصیت کی ادائگی نہ ہوجایا کرے گی۔ یعنے زر وصیت وصول نہ ہوجایا کرے گا۔ کیونکہ واقعات ایسے ہوگئے ہیں کہ اسوقت وصیت کا پچاس ہزار کے قریب روپیہ موصیان کے وارثان کے ذمہ ہے جو وصول نہیں ہوتا۔ زر وصیت یا تو زندگی میں ادا ہو جانا چاہیئے تاکہ وارثان سے وصول کرنے کی نوبت نہ پہونچے یا پھر اسوقت تک کہ جس وقت تک روپیہ وصیت کا ادا نہ ہو جائے بطور امانت لاش کو کسی دوسرے قبرستان میں دفن رہنے دیا جاوے۔ آیندہ اسپر عمل کیا جایا کریگا۔ افسر بہشتی مقبرہ۔

نماز مترجم میں تصحیح نماز مترجم کے صفحہ ۳۵ نمبر ۲ ضروری احکام کے عنوان کے ماتحت چھپا ہے کہ:۔

"جو شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ یعنی غیر احمدی ہے۔ خواہ منکر ہے۔ مکذب ہے یا متردد ہے۔ اس کے پیچھے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور ...... ایسے شخص کا یا اس کے کسی بچہ کا بھی جنازہ پڑھنا درست ہے"

جہاں نقطے ہیں۔ وہاں سے لفظ "نہ" رہ گیا ہے جو پتھر پر سے چھپتے ہوئے اڑ گیا۔ پہلے ایڈیشن میں یہ لفظ "نہ" موجود ہے۔ احباب اس غلطی کو درست کرلیں۔ محمد یامین بقلم خود تاجر کتب قادیان

ایک کارندہ کی ضرورت جناب خان بہادر محمد عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ پلی بھیت کو ایک کارندے کی ضرورت ہے۔ جو اردو یا انگریزی مڈل پاس ہو۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ کھانا مکان اور سواری بھی دینگے۔ جو صاحب جانا چاہیں ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ احمدی کو ترجیح ہوگی ٭

اتالیق نمبر ۸ و ۹ جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی قادیان نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اتالیق کے نام سے بلا تعیین تاریخ جو رسالہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کا نمبر ۸ و ۹ اکٹھا حال میں شایع کیا ہے۔ جس کے مضامین دلچسپ اور بچوں کے مذاق کے ہیں۔ مستقل خریداروں کو تو پہنچ چکا ہوگا۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ بہر قیمت سے منگائیں۔ اور اپنے بچوں کے نام مستقل طور پر جاری کرادیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیر کشمیر جو احباب اس سال کشمیر کی سیر کو تشریف لے جاویں۔ وہ یہ خاص خیال رکھیں کہ انجمن احمدیہ یاری پورہ کے پریزیڈنٹ میر غلام رسول صاحب کشمیری مختلف انجمنوں کی بہبودی کے لئے چاہتے ہیں کہ جو بزرگ اس ملک میں جاویں۔ وہ اپنے وقت کا ایک حصہ ان کے مذہبی اور اخلاقی معاملات کی ترقی اور اخوت کے پائدار بنانے میں بھی صرف فرماویں کشمیر جانیوالے احباب جس طرح وہاں کے مناظر اور سیر سے جسمانی نفع اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وہاں کی کمزور جماعتوں کو اس کے عوض کچھ روحانی فائدہ بھی پہنچایا کریں۔ والسلام۔ خاکسار ناظر تعلیم و تربیت

احمدی مستورات سامانہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں مستورات جمعہ میں تقریباً ایک سال سے شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مسجد کے اندر ہی پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے علیحدہ مسجد تیار کی گئی ہے۔ جس میں چندہ زیادہ تر مستورات کا ہے۔ ابھی اس پر چھت پڑنی باقی ہے۔ ماہواری چندہ تقریباً تمام مستورات باقاعدہ ادا کرتی ہیں ان کے چندہ کا رجسٹر علیحدہ ہے۔ وصولی چندہ کا کام خاکسار کی خالہ صاحبہ کرتی ہیں۔ گذشتہ سال کے خاتمہ پر جب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے ہمارے حسابات کی پڑتال کی۔ تو آپ مستورات کے چندہ کا رجسٹر ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔ اور تحریر فرمایا کہ میں نے بہت سی احمدی انجمنوں کے رجسٹروں کی پڑتال کی۔ اگرچہ اور کئی جگہ مستورات چندہ دیتی ہیں۔ مگر جو باقاعدگی مستورات کے چندہ کے متعلق یہاں دیکھی گئی ہے وہ اور کسی جگہ نہیں دیکھی۔ اور یہی بات میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہوئی ہے۔ خادم فضل الرحمن عفا اللہ عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ سامانہ

درخواست دعا ڈاکٹر محمد عمر صاحب اسسٹنٹ سرجن سخت علیل ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ خاکسار احمد زبیر اناؤ۔

احباب میرے بچہ احمد دین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار الہ دین موضع ٹھکریاں۔ ڈاکخانہ جاتلی

ہم تین بھائیوں پر ایک ہندو نے جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے۔ اسکا کچھ جھوٹ تو اس کا ثابت ہو گیا۔ مگر دعا کی بہت ضرورت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ خاکسار غلام حیدر سکرٹری انجمن احمدیہ بڈھاکوٹ ضلع گورداسپور

میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے خوب الحاح کے ساتھ دعا فرماویں کہ رب العالمین مجھے محض اپنے فضل سے خادم دین بناوے۔ آمین

عاجز سید صمصام الدین۔ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

نماز جنازہ خاکسار کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے انا للہ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ اقبال حسین احمدی برہ پور

مولوی ثناء اللہ کے متعلق تازہ اشتہار اس اخبار میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ یہ الگ بھی چھپا ہے۔ احباب اسے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے عار روپیہ سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک کے حساب سے دفتر اخبار فاروق قادیان سے منگالیں۔

موصیوں کو اطلاع مسماۃ عمر بی بی موصیہ ہمشیرہ میاں عمر الدین صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ اجنالہ کے فوت ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مدظلہ نے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے سوال پر فرمایا کہ "جب تک وصیت ادا نہ ہو جائے کوئی لاش مقبرہ میں دفن نہ ہو" اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اسوقت تک کوئی لاش دفن نہ کی جاوے گی۔ جب تک کہ وصیت کی ادائگی نہ ہو جایا کریگی۔ یعنے زر وصیت وصول نہ ہو جایا کرے گا۔ کیونکہ واقعات ایسے ہو گئے ہیں کہ اسوقت وصیت کا پچاس ہزار کے قریب روپیہ موصیان کے وارثان کے ذمہ ہے جو وصول نہیں ہوتا۔ زر وصیت یا تو زندگی میں ادا ہو جانا چاہیئے تاکہ وارثان سے وصول کرنے کی نوبت نہ پہنچے یا پھر اسوقت تک کہ جس وقت تک روپیہ وصیت کا ادا نہ ہو جائے۔ بطور امانت لاش کو کسی دوسرے قبرستان میں دفن رہنے دیا جاوے۔ آیندہ اسپر عمل کیا جایا کریگا۔ افسر بہشتی مقبرہ۔

نماز مترجم میں تصحیح نماز مترجم کے صفحہ ۳۵ تبر ضروری احکام کے عنوان کے ماتحت چھپا ہے کہ :-

"جو شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ یعنی غیر احمدی ہے۔ خواہ منکر ہے۔ مکذب ہے یا متردد ہے اس کے پیچھے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور...... ایسے شخص کا یا اس کے کسی بچہ کا بھی جنازہ پڑھنا درست ہے" جہاں نقطے ہیں۔ وہاں سے لفظ "نہ" رہ گیا ہے جو پتھر پر سے چھپتے ہوئے اڑ گیا۔ پہلے ایڈیشن میں یہ لفظ "نہ" موجود ہے۔ احباب اس غلطی کو درست کریں۔

محمد یامین بقلم خود تاجر کتب قادیان

ایک کارندے کی ضرورت خان بہادر محمد عبدالحق صاحب آنریری مجسٹریٹ پلی بھیت کو ایک کارندے کی ضرورت ہے۔ جو اردو یا انگریزی مڈل پاس ہو۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ کھانا مکان اور سواری بھی دینگے۔ جو صاحب جانا چاہیں ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ احمدی کو ترجیح ہوگی۔

اتالیق نمبر ۷ و ۸ جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی قادیان نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اتالیق کے نام سے بلا تعیین تاریخ جو رسالہ جاری کیا ہے۔ اس کا نمبر ۷ و ۸ اکٹھا حال میں شائع کیا ہے۔ جس کے مضامین دلچسپ اور بچوں کے مذاق کے ہیں۔ مستقل خریداروں کو تو پہنچ چکا ہوگا۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ ۴ ہر قیمت سے منگالیں۔ اور اپنے بچوں کے نام مستقل طور پر جاری کرا دیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ - مئی ۱۹۲۱ء

ثنائی چالیں

مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانیاں

الفضل کے گذشتہ دو پرچوں میں غیر احمدیوں کے جلسہ کی جو مفصل روئداد شائع ہو چکی ہے - وہ چونکہ مرقع تھی چودھویں صدی کے "علماء" کی ایمانی - علمی - اخلاقی اور انسانی حالت کے تنزل و انحطاط کا - اسلئے اس صدی کے اُن علماء کا بروز مولوی ثناء اللہ جن کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شر من تحت ادیم السماء فرمایا ہے - خاموش نہ رہ سکا - مگر اس بارے میں جو کچھ اس کی زبان قلم سے نکلا ہے - وہ بجائے پردہ پوشی کے ان لوگوں کی اَور زیادہ پردہ دری کا موجب ہے - کیونکہ باوجود اس روئداد کے جواب میں قلم اُٹھانے کے مولوی ثناء اللہ ان متعدد اُمور کے متعلق جن کو نہایت مفصل طور پر پیش کیا گیا تھا ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا - اور ان کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اس نے ان کے صحیح اور ناقابل تردید ہونے کی تصدیق کر دی ہے مثلاً" الفضل میں ان علماء کی آپس میں جوتی پیزار اور گالی گلوچ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا تھا - اس کی نسبت وہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکا - کیوں اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ باوجود جھوٹ اور کذب اور افتراء اور زور کی عادت کے وہ ان واقعات پر ذرا بھی پردہ نہیں ڈال سکتا - یہی حال ان دوسری باتوں کے متعلق اس کے لئے سدراہ تھی - جن کا اس نے ذکر تک نہیں کیا -

۲۲ - اپریل کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مضامین کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے - اسمیں اول تو اپنی تعریف میں قصیدے پڑھے ہیں - اور پھر اس اشتہار کے متعلق بیہودہ سرائی کی ہے - جسمیں ہماری طرف سے دو سو روپیہ انعام کے ساتھ ایک حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا یہ اشتہار الفضل ۴ - اپریل میں درج ہو چکا ہے - مولوی ثناء اللہ نے اس اشتہار کا ذکر تو کیا مگر حلف کے الفاظ اور اس کے متعلق ابتدائی کارروائی کو بالکل ہضم کر گیا - جن الفاظ میں حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا - وہ یہ تھے کہ :-

"میں (ثناء اللہ) خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے - کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسُول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھا لیا تھا - جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہو گا - اور یہ سب اُمور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں - اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے اور حضرت عیسٰے بن مریم زندہ آسمان میں نہیں بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی اور بچوں پر نازل ہو - تا دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو - اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر" اللھم آمین -

اور اس حلف اُٹھانے کا طریق یہ رکھا گیا تھا کہ ثناء اللہ مسجد میں کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھائے - اور قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن شریف سے چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی صاحب کو سُنا دیگا -

اس طریق حلف اور مذکورہ بالا الفاظ لعنت کو تو مولوی ثناء اللہ بالکل کھا گیا - اور صرف حسب ذیل الفاظ کو لیکر کہ :-

"دیکھو کتنی معمولی بات ہے کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہے - آسمان پر ہے - پھر آئیگا - پھر اس کو کہا جاتا ہے - کہ اگر واقعی تیرا ایمان ہے - تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے - اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے"

ان الفاظ کو لے کر جن میں مختصراً اسے شرم اور غیرت دلائی گئی تھی - یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ :-

"قسم اس بات پر مطلوب تھی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور بس"

یہ الفاظ ثنائی چالوں کا ایک نمونہ ہے - اول تو جو عبارت پیش کی گئی ہے - اس کا بھی صرف یہ مطلب نہیں ہے - کیونکہ اسمیں بھی حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر جانے اور پھر آنے کا ذکر ہے - لیکن ہم کہتے ہیں - جب حلف کے الفاظ معین کر دیئے گئے تھے - تو پھر ثناء اللہ کو ان میں تغیر و تبدل کرنے اور اپنے پاس سے ان کا مطلب گھڑ کے بیان کرنے کا کیا حق ہے - علاوہ ازیں اگر ہمارے اشتہار سے قسم کا وہی مضمون ثابت تھا - جو ثناء اللہ نے پیش کیا ہے تو اس نے کیوں مجسٹریٹ سے اس بات کو تسلیم کروا کر وہ دو سو روپیہ نقد وصول نہ کر لیا - جو ہماری طرف سے پہلے ہی دے د[...] تھا - اور جس کو دیکھ کر ثناء اللہ کے مُنہ میں پ[...] بھر آیا تھا - اصل میں اسوقت ثناء اللہ [...] ہو رہا تھا کہ اسے اپنے ہر[...] تمام چالیں بھول گیا تھا اور [...] کی طرف سے دریافت کرنے پر [...] کچھ نہ کہہ سکا - کہ میں پیش کردہ الـ[...] نہیں اُٹھا سکتا - اور اسی پر انہوں [...] روپیہ واپس کرتے ہیں - لیکن گـ[...] چالبازی سوجھی ہے - [...] کہ اس کی ذات اور رسُو[...] نتیجہ نہیں نکل سکتا -

اگر ثناء اللہ کو [...] بجائے زور کے سا[...]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ - مئی ۱۹۲۱ء

ثنائی چالیں
مولوی ثناءاللہ کی کذب بیانیاں

الفضل کے گذشتہ دو پرچوں میں غیر احمدیوں کے جلسہ کی جو مفصل روئداد شائع ہو چکی ہے۔ وہ چونکہ مرقع تھی چودھویں صدی کے "علماء" کی ایمانی۔ علمی۔ اخلاقی اور انسانی حالت کے تنزل و انحطاط کا۔ اسلئے اس صدی کے اُن علماء کا بروز مولوی ثناء اللہ جن کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شر من تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ خاموش نہ رہ سکا۔ مگر اس بارے میں جو کچھ اس کی زبان قلم سے نکلا ہے۔ وہ بجائے پردہ پوشی کے ان لوگوں کی اور زیادہ پردہ دری کا موجب ہے۔ کیونکہ باوجود اس روئداد کے جواب میں قلم اُٹھانے کے مولوی ثناء اللہ ان متعدد امور کے متعلق جن کو نہایت مفصل طور پر پیش کیا گیا تھا ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا۔ اور ان کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اس نے ان کے صحیح اور ناقابل تردید ہونے کی تصدیق کر دی ہے مثلاً الفضل میں ان علماء کی آپس میں جوتی بیزار اور گالی گلوچ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کی نسبت وہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکا۔ کیوں اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ باوجود جھوٹ اور کذب اور افتراء اور زور کی عادت کے وہ ان واقعات پر ذرا بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ان دوسری باتوں کے متعلق اس کے سد راہ تھی۔ جن کا اس نے ذکر تک نہیں کیا۔

۲۲ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مضامین کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے۔ اسمیں اول تو اپنی تعریف میں قصیدے پڑھے ہیں۔ اور پھر اس اشتہار کے متعلق بیہودہ سرائی کی ہے۔ جسمیں ہماری طرف سے دو سو روپیہ انعام کے ساتھ ایک حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا یہ اشتہار الفضل ۴ - اپریل میں درج ہو چکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اس اشتہار کا ذکر تو کیا مگر حلف کے الفاظ اور اس کے متعلق ابتدائی کارروائی کو بالکل ہضم کر گیا۔ جن الفاظ میں حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ یہ تھے کہ:۔

"میں (ثناء اللہ) خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہو گا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے اور حضرت عیسےٰ بن مریم زندہ آسمان میں نہیں بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی اور بچوں پر نازل ہو۔ تا دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر" اللھم آمین۔

اور اس حلف اٹھانے کا طریق یہ رکھا گیا تھا کہ ثناء اللہ مسجد میں کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھائے۔ اور قسم کھانے سے پیشتر وہیں سے ایک شخص قرآن شریف سے چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی صاحب کو سنا دیگا۔

اس طریق حلف اور مذکورہ بالا الفاظ حلف کو تو مولوی ثناء اللہ بالکل کھا گیا۔ اور صرف حسب ذیل الفاظ کو لیکر کہ:۔

"دیکھو کتنی معمولی بات ہے کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہے۔ آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا اس پر اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر واقعی تیرا ایمان ہے۔ تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے۔ اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے"

ان الفاظ کو لے کر جن میں مختصراً اسے شرم اور غیرت دلائی گئی تھی یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ:۔

"قسم اس بات پر مطلوب تھی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور بس"

یہ الفاظ ثنائی چالوں کا ایک نمونہ ہے۔ اول تو جو عبارت پیش کی گئی ہے۔ اس کا بھی صرف یہ مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ اسمیں بھی حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر جانے اور پھر آنے کا ذکر ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ جب حلف کے الفاظ معین کر دئے گئے تھے۔ تو پھر ثناء اللہ کو ان میں تغیر و تبدل کرنے اور اپنے پاس سے ان کا مطلب گھڑ کے بیان کرنے کا کیا حق ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہمارے اشتہار سے قسم کا وہی مضمون ثابت تھا۔ جو ثناء اللہ نے پیش کیا ہے تو اس نے کیوں [illegible] سے اس بات کو تسلیم کروا کر وہ دو سو روپیہ نقد وصول نہ کر لیا۔ جو ہماری طرف سے پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ اور جس کو دیکھ کر ثناء اللہ کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اصل میں اسوقت ثناء اللہ ایسا حواس باختہ ہو رہا تھا کہ اسے اپنے سر پیر کی بھی خبر نہ تھی اور تمام چالیں بھول گیا تھا اور اس قدر کہ مجسٹریٹ کی طرف سے دریافت کرنے پر سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ میں پیش کردہ الفاظ پر حلف نہیں اٹھا سکتا۔ اور اسی پر انہوں نے کہا کہ پھر ہم روپیہ واپس کرتے ہیں۔ لیکن گھر جا کر اسے یہ چالبازی سوجھی ہے۔ جس سے سوائے اس کے کہ اس کی ذلت اور رسوائی میں اور اضافہ ہو کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

اگر ثناء اللہ کو ابھی حسرت باقی ہے۔ تو ہم اسے بڑے زور کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ میدان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے ۔ اور اب اس اشتہار کے مطابق جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے ۔ حلف اٹھا کر دو سو نہیں ایک ہزار حاصل کرے ۔ کیا وہ اس کے لئے تیار ہوگا یا اپنی گلی میں ہی شیر بنا رہیگا ۔

دوسری بات جس پر مولوی ثناء اللہ نے ہنسی اڑائی ہے ۔ وہ الفضل کا ان لوگوں کے قادیان آنے کو حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک نشان قرار دینا ہے ۔ اب خواہ ثناء اللہ کتنا ہی تیج چیلا ئے مگر کیا وہ اس سے انکار کر سکتا ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یاتون من کل فج عمیق اس وقت دنیا میں شایع ہوا جبکہ قادیان کو دنیا نہیں جانتی تھی ۔ اور حضرت مسیح موعود بالکل گمنامی کی حالت میں تھے ۔ پھر قادیان کا مقام بلحاظ اپنے محل وقوع اور اپنی شہرت اور حالت کے اپنے اندر کوئی ایسی بات نہ رکھتا تھا ۔ جو لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو سکتی مگر جب مذکورہ بالا الہام شایع ہوا ۔ تو اس کے بعد دنیا میں قادیان کی شہرت ہونے لگی ۔ اور لوگوں کی آمد شروع ہوگئی ۔ پس خواہ مصدق عقیدت اور خلوص سے اور مکذب عناد اور دشمنی سے آئے ۔ لیکن آئے اور آپ کی وجہ سے آئے ۔ اور آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ٹھہرے ۔ اب بھی ہر ایک وہ شخص جو ... سے آئے گا ۔ آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ... ثناء اللہ اس بات سے انکار کر سکتا ... کے ساتھیوں کی قادیان ... مرزا صاحب کا دعویٰ نہیں تھا ہرگز ... سے ہر ایک لیکچرار جس نے سٹیج پر ... ۔ اس کا موضوع کلام حضرت اقدس ... الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس و ... لئے اگر کہا جائے کہ ان لوگوں کا قادیان آنا ... کو پورا کرتا ہے ۔ تو یہ بالکل ... اگر حضرت اقدس اور آپ کے ... تے ۔ تو اور بات تھی ۔ مگر ان ... مسیح موعود کی ذات اقدس ... ایک لفظ نہ کہنا دلیل

ہے اس امر کی کہ انھوں نے آ کر خود خدا کے مسیح کی پیشگوئی کو پورا کیا ۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بدزبانی اور گندہ دہنی کو چھپانے کے لئے شکایت کی ہے ۔ کہ الفضل نے ان کے متعلق سختی سے کام لیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ یہ بتانے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود بھی درشتی سے کام لیا کرتے تھے ان الفاظ کو پیش کیا ہے ۔ جو حضور نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ پر ان شریر النفس اور درندہ صفت مولویوں کے حق میں استعمال فرمائے ہیں ۔ جنہوں نے اپنے خیالی حق کی تائید کے لئے جھوٹے خواب بنائے اور دنیوی غرض کے لئے جھوٹ بولے ۔ اور ان جھوٹوں کو ہزاروں میں پھیلایا ۔ لیکن اگر وہ سرسری نظر سے دیکھے ۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا حضرت مرزا صاحب نے ان الفاظ میں اس قسم کے مولویوں کے حق میں کچھ بھی زیادتی نہیں کی ۔ کیونکہ نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب ایسے مولویوں کو دیا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ اس وقت کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین اور شریر ترین مخلوق ہونگے ۔ بتاؤ مولویوں کے ایسے جتھے کو اگر ”بدذات فرقہ مولویاں“ حضرت مرزا صاحب نے کہدیا تو کیا غضب ہو گیا ۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے اس جتھے کو پہلے ہی ”شریر ترین فرقہ مولویاں“ اور تمام جہان میں بدترین مخلوق فرقہ مولویاں کا خطاب مل چکا ہی

ایک اور بات جس پر مولوی ثناء اللہ بہت بگڑا ہے ۔ یہ ہے کہ الفضل نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی حماقت کا ذکر بدیں الفاظ کیا تھا کہ :۔

”مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات یہ تھی کہ تقریر تو پنجابی میں تھی ۔ مگر انجیل کے حوالے انگریزی میں سناتا تھا ۔ اس کی انگریزی خوانی جہاں قابل مضحکہ تھی ۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور تھی کہ سامعین جن کے اچھی طرح اردو بھی نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جا رہی تھی اور پنجابی میں بھی ۶۵ کو ۵۰ اور ۶ دو علیحدہ علیحدہ بتا کر سمجھایا جا رہا تھا ۔ ان کے سامنے بائبل کے انگریزی میں حوالے پڑھے جاتے تھے ۔ کیا یہ صرف اسلئے تھا کہ لوگ مولوی ابراہیم کی انگریزی دانی سے آگاہ ہو جائیں ۔“

اسکے متعلق مولوی ثناء اللہ لکھتا ہے :۔

”مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی پر الزام لگایا کہ تقریر تو ٹھیٹھ پنجابی میں کرتے تھے ۔ مگر انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھکر یہ جتایا ۔ کہ میں انگریزی بھی جانتا ہوں ۔ بھلا مولوی صاحب نے اگر انگریزی دانی کا اظہار کیا ۔ برا نہیں کیا ۔ لیکن مرزا صاحب نے جو براہین احمدیہ میں انگریزی الہام لکھ کر لکھا کہ یہاں انگریزی دان کوئی نہیں ۔ اس لئے یہ الہام بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے ۔ انھوں نے ایسا کر کے انگریزی سے جہالت کا اظہار کیوں کیا ۔“

معلوم ہوتا ہے ۔ ثناء اللہ نے ہمارے جواب میں لکھتے ہوئے بات بات میں جھوٹ بولنا جائز سمجھ لیا ہے ۔ کیا وہ بتا سکتا ہے ۔ کہ الفضل نے مولوی ابراہیم کے انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھنے کے متعلق کہاں لکھا ہے ۔ اگر اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کرے ۔ لیکن یاد رکھے ۔ ہرگز اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتا ۔ اور یہ الفاظ اس کے جھوٹے اور کذاب ہونے کی تازہ ترین شہادت ہے ۔

الفضل نے مولوی ابراہیم کی انگریزی خوانی کے متعلق جو کچھ لکھا ۔ وہ اوپر درج کیا جا چکا ہے ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ انگریزی انجیل کے حوالہ محض بے ضرورت پڑھے گئے ۔ کیونکہ جب اردو میں انجیلیں ہیں ۔ تو انگریزی میں حوالے پڑھنا اور علی الخصوص ایک ایسے مجمع میں پڑھنا جس میں اکثر اردو دان بھی نہوں ۔ محض بے ضرورت خود نمائی اور جہالت ہے ۔

مانا کہ مولوی ابراہیم صاحب کو انگریزی آتی ہے مگر جاہلوں میں بے ضرورت اس کا اظہار محض جہالت اور گدھا پن نہیں تو اور کیا ہے ۔ باقی رہا یہ کہنا کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعودؑ نے براہین میں انگریزی الہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آ سکے۔ اور اب اس اشتہار کے مطابق جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ حلف اُٹھا کر دو سو نہیں ایک ہزار حاصل کر لے۔ کیا وہ اس کے لئے تیار ہو گا یا اپنی گلی میں ہی شیر بنتا رہیگا۔

دوسری بات جس پر مولوی ثناء اللہ نے ہنسی اُڑائی ہے۔ وہ الفضل کا ان لوگوں کے قادیان آنے کو حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک نشان قرار دینا ہے۔ اسپر خواہ ثناء اللہ کتنا ہی تیخ پا ہو جائے مگر کیا وہ اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یاتون من کل فج عمیق اُس وقت دنیا میں شایع ہوا۔ جبکہ قادیان کو دنیا نہیں جانتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود بالکل گمنامی کی حالت میں تھے۔ پھر قادیان کا مقام بلحاظ اپنے محل وقوع اور اپنی شہرت اور حالت کے اپنے اندر کوئی ایسی بات نہ رکھتا تھا۔ جو لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو سکتی مگر جب مذکورہ بالا الہام شایع ہوا۔ تو اس کے بعد دنیا میں قادیان کی شہرت ہونے لگی۔ اور لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ پس خواہ مصدق عقیدت اور خلوص سے اور مکذب عناد اور دشمنی سے آتے۔ لیکن آتے اور آپ کی وجہ سے آئے۔ اور آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ٹھہرے۔ اب بھی ہر ایک وہ شخص جو آپ کی وجہ سے آئے گا۔ آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہو گا۔ کیا مولوی ثناء اللہ اس بات سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی قادیان آنے کی وجہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نہیں تھا ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لیکچرار جس نے سٹیج پر لب کشائی کی۔ اس کا موضوع کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس و اعلیٰ ہی تھی۔ اس لئے اگر کہا جائے کہ اُن لوگوں کا قادیان آنا حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا کرنا ہے۔ تو یہ بالکل درست ہے۔ اگر یہ لوگ آکر حضرت اقدس اور آپ کے پاک سلسلہ کا مطلق ذکر نہ کرتے۔ تو اور بات تھی۔ مگر ان کا آنا اور آ کر سوائے حضرت مسیح موعود کی ذات اقدس اور آپ کے سلسلہ کے اور کوئی ایک لفظ نہ کہنا دلیل ہے اس امر کی کہ انھوں نے آکر خود خدا کے مسیح کی پیشگوئی کو پورا کیا۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بدزبانی اور گندہ دہنی کو چھپانے کے لئے شکایت کی ہے۔ کہ الفضل نے ان کے متعلق سختی سے کام لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بتانے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود بھی درشتی سے کام لیا کرتے تھے۔ ان الفاظ کو پیش کیا ہے۔ جو حضور نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ پر ان شریر النفس اور درندہ صفت مولویوں کے حق میں استعمال فرمائے ہیں۔ جنھوں نے اپنے خیالی حق کی تائید کے لئے جھوٹے خواب بنائے اور دنیوی غرض کے لئے جھوٹ بولے۔ اور ان جھوٹوں کو ہزاروں میں پھیلایا۔ لیکن اگر وہ سرسری نظر سے دیکھے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مرزا صاحب نے ان الفاظ میں اس قسم کے مولویوں کے حق میں کچھ بھی زیادتی نہیں کی۔ کیونکہ نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب ایسے مولویوں کو دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ اس وقت کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین اور شریر ترین مخلوق ہونگے۔ بتاؤ مولویوں کے ایسے بچھے کو اگر "او بذات فرقہ مولویاں" حضرت مرزا صاحب نے کہدیا تو کیا غضب ہو گیا۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے اس بچھے کو پہلے ہی "او شریر ترین فرقہ مولویاں" اور تمام جہان میں بدترین مخلوق، فرقہ مولویان کا خطاب مل چکا ہے۔

ایک اور بات جس پر مولوی ثناء اللہ بہت بگڑا ہے۔ یہ ہے کہ الفضل نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی حماقت کا ذکر بدیں الفاظ کیا تھا کہ:۔

"مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات یہ تھی کہ تقریر تو پنجابی میں تھی۔ مگر انجیل کے حوالے انگریزی میں سُناتا تھا۔ اس کی انگریزی خوانی جہاں قابل مضحکہ تھی۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور تھی کہ سامعین جن کے اچھی طرح اُردو بھی نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جارہی تھی اور پنجابی میں بھی ۴۵ کو ۵۰ اور ۶۲ دو علیحدہ علیحدہ بتا کر سمجھایا جا رہا تھا۔ ان کے سامنے کیوں انگریزی میں حوالے پڑھے جاتے تھے۔ کیا یہ صرف اسلئے تھا کہ لوگ مولوی ابراہیم کی انگریزی دانی سے آگاہ ہو جائیں۔"

اسکے متعلق مولوی ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"یہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی پر الزام لگایا کہ تقریر تو ٹھیٹھ پنجابی میں کرتے تھے۔ مگر انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھکر یہ جتایا۔ کہ میں انگریزی بھی جانتا ہوں۔ بھلا مولوی صاحب نے اگر انگریزی دانی کا اظہار کیا۔ بُرا نہیں کیا۔ لیکن مرزا صاحب نے جو براہین احمدیہ میں انگریزی الہام لکھ کر لکھا کہ یہاں انگریزی دان کوئی نہیں۔ اس لئے یہ الہام بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔ انھوں نے ایسا کر کے انگریزی سے جہالت کا اظہار کیوں کیا۔"

معلوم ہوتا ہے۔ ثناء اللہ نے ہمارے جواب میں لکھتے ہوئے بات بات میں جھوٹ بولنا جائز سمجھ لیا ہے۔ کیا وہ بتا سکتا ہے۔ کہ الفضل نے مولوی ابراہیم کے انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھنے کے متعلق کہاں لکھا ہے۔ اگر اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کرے۔ لیکن یاد رکھے۔ ہرگز اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔ اور یہ الفاظ اس کے جھوٹے اور کذاب ہونے کی تازہ ترین شہادت ہے۔

الفضل نے مولوی ابراہیم کی انگریزی خوانی کے متعلق جو کچھ لکھا۔ وہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انگریزی انجیل کے حوالہ محض بے ضرورت پڑھے گئے۔ کیونکہ جب اُردو میں انجیلیں ہیں۔ تو انگریزی میں حوالے پڑھنا اور علی الخصوص ایک ایسے مجمع میں پڑھنا جس میں اکثر اُردو دان بھی نہوں۔ محض بے ضرورت خود نمائی اور جہالت ہے۔

مانا کہ مولوی ابراہیم صاحب کو انگریزی آتی ہے مگر جاہلوں میں بے ضرورت اس کا اظہار محض جہالت اور گدھا پن نہیں تو اور کیا ہے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ ہمارے سیدنا و مولیٰ حضرت مسیح موعود نے براہین میں انگریزی الہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درج کرتے وقت یہ کہدیا کہ یہاں کوئی انگریزی دان نہیں۔ اس لئے بغیر ترجمہ ہی کے الہام درج کرتا ہوں۔ انگریزی سے ناواقفیت کا اظہار کیوں کیا اگر تم میں ذرا بھی شرم و حیا ہو۔ تو سمجھ جاؤ کہ یہ جہالت نہیں بلکہ اس کو جہالت کہنا تمہارے جیسے بدتمیز دل اور شریروں اور کوتاہ عقل لوگوں کا ہی کام ہے۔ الہام اللہ تعالیٰ نے کیا۔ اور ایک ایسی زبان میں کیا۔ جس سے ہم ناواقف ہیں۔ اب اگر ہم یہ کہتا ہے۔ کہ ہم اس زبان کو نہیں جانتے تو یہ اظہار واقعہ ہے۔ جو دیانت داری اور انکساری کا اعلیٰ ثبوت ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزی کی مٹی پلید کرنے والے جاہلوں اور گنواروں میں انگریزی کی ٹانگ توڑنا چاہا!! نہ خودنمائی اور خودستائی ہے۔ جو نہایت ہی قابل نفرت فعل ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ کی عقل اس قدر سلب ہو گئی ہے۔ کہ وہ ان دونوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔

آخر میں مولوی ثناء اللہ نے وفات مسیح پر بحث کے متعلق مولوی ابراہیم کے چیلنج کا ذکر کیا ہے۔ مگر کیا تماشہ ہے کہ نہ تو ۸۔ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی ابراہیم نے۔ اور نہ اس مضمون میں ثناء اللہ نے ہمارے اس اشتہار کا ذکر کیا ہے۔ جو مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔ ہاں ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیئے۔ پھر لاہور میں مباحثہ ہوگا"

مگر اس میں بھی ثناء اللہ نے اپنی معمولی عادت کذب کے مطابق جھوٹ سے کام لیا ہے۔ ہمارے اس اشتہار میں جو مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں ان کے جلسہ ہی میں شائع ہوا تھا۔ لکھا گیا تھا۔ ایک جگہ جانبین کے دو قائمقام شرائط کا تصفیہ کریں اور غیر احمدی علماء کو اسکے لئے مجبور کریں۔ مگر اس کے متعلق ان کی طرف سے صدائے برنخاست کا معاملہ ہوا۔ پھر ہم نے مباحثہ کا مقام لاہور ہی تجویز نہیں کیا۔ اگرچہ وہاں بھی مذہبی جلسوں کی ممانعت نہیں ہے کہ اس عذر کی بناء پر ثناء اللہ اپنی جان چھڑا سکے۔ بلکہ گورداسپور کو بھی تجویز کیا ہے۔ بہرحال ہم تو چیلنج منظور کر چکے ہیں۔ اب منتظر ہیں کہ مولوی ابراہیم یا اس کا دوست ثناء اللہ پہلے شرائط کا تصفیہ کرے۔ پھر جہاں کے متعلق فیصلہ ہو۔ وہاں مباحثہ کرے۔ مگر امید نہیں کہ ان میں سے کوئی سامنے آسکے۔ یوں گیدڑ بھبکیاں اور بات ہیں۔ اور مقابلہ کے لئے سامنے آنا اور بات ⁂

مذاق کس سے کیا گیا

کے عنوان سے جو "مسٹر گاندھی اور الہام" مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ضمناً دو باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں سے ایک ایڈیٹر صاحب پرتاپ کی یہ درافشانی تھی۔ کہ "جانوروں تک بھی پوربیوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے" اور دوسری بی اے کے طالب علموں کا لنگوٹ کو مسٹر گاندھی کا قاصد قرار دینا تھی۔ پہلی بات کے متعلق ایڈیٹر صاحب پرتاب پرکاش میں لکھتے ہیں کہ "اس میں محض مذاقیہ پیرایہ رکھا گیا ہے"! اور دوسری کے متعلق فرماتے ہیں "وہ یہ محض طالب علموں کی دل لگی تھی"۔ اور اس کے ساتھ ہی آرین تہذیب و شرافت کا مزید ثبوت بھی دیا ہے۔ ہم انہیں بائے شراف[illegible] سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنے [illegible] معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس شخص [illegible] عدم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ جس کی [illegible] کا ثبوت وہ شیار تھ پرکاش موجود ہے۔ [illegible] دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا مذکورہ بالا باتوں میں مسٹر گاندھی اور ان کی تحریک عدم تعاون کے متعلق مذاق اور دل لگی کی جارہی تھی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے لوگوں کی تہذیب اور متانت کا اندازہ لگانے میں واقعی غلطی کی۔ جو عدم تعاون کے حامی ہو کر اور مسٹر گاندھی کو مہاتما اور لیڈر سمجھ کر ان سے مذاق اور دل لگی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن لوگوں کی شرافت اس درجہ گر گئی ہو۔ وہ کسی اور کے متعلق بیہودہ گوئی اور ہجو اس کرنے میں بے شک معذور ہیں۔ اور اسی لئے ہمیں ایڈیٹر صاحب پرتاپ و پرکاش پر کوئی افسوس نہیں ⁂

اسلامیہ کالج لاہور کا پرنسپل

اخبار الراعی نے اسلامیہ کالج لاہور کی جنرل کونسل کی جو روئداد مختصر شائع کی ہے۔ اس کا خلاصہ بمصر وکیل نے ان الفاظ میں دیا ہے کہ:۔

"کونسل میں بہت دیر تک اس بات پر بحث ہوتی رہی۔ کہ اب ایک انگریز یا ایک ہندوستانی یا ایک مسلمان پرنسپل کو مقرر کرنا چاہیئے کونسل کے تمام ممبر اس امر میں متفق تھے۔ کہ اگر ایک مسلمان پرنسپل انگریز پرنسپل کی نسبتاً کسی قدر کمتر لائق بھی مل جائے۔ تو اسے ترجیح دینی چاہیئے۔ لیکن اگر ایسا لائق مسلمان نہ مل سکے جو علاوہ تعلیمی استعداد کے انتظامی قابلیت بھی رکھتا ہو۔ تو ان صفات سے متصف انگریز کو مقرر کر لیا جائے اسپر مسٹر ولسن کو پرنسپل مقرر کر لیا گیا"۔ (وکیل ۷ مئی)

ہم انگریز پرنسپل کے تقرر کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دیگئی ہے۔ کہ حکمت اور علم جہاں اور جس سے پاؤ حاصل کرو۔ اسلئے اگر ایک انگریز کے پاس علم و حکمت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کے انگریز ہونے کے باعث اس سے حاصل نہ کریں۔ مگر وہ لوگ جو عدم تعاون کے جوش میں مسٹر مارٹن کو نکالنے کے درپے تھے۔ اور کالج کے احمدی طلباء کو اس لئے دکھ اور تکلیف دیتے تھے کہ وہ بھی کیوں ان کے ساتھ ایجی ٹیشن میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ بتائیں کہ کیا مسٹر ولسن انگریز نہیں ہیں اور اسی قوم سے تعلق نہیں رکھتے جس سے مسٹر مارٹن رکھتے تھے پھر ایک کی بجائے دوسرے کے آنے سے کیا فرق واقع ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ کالجوں کے بائیکاٹ کی تحریک کو قبول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درج کرتے وقت یہ سمجھ دیا کہ یہاں کوئی انگریزی دان نہیں۔ اس لئے بغیر ترجمہ ہی کے الہام درج کرتا ہوں۔ انگریزی سے ناواقفیت کا اظہار کیوں کیا اگر تم میں ذرا بھی شرم و حیا ہو۔ تو سمجھ جاؤ کہ یہ جہالت نہیں بلکہ اس کو جہالت کہنا تمہارے جیسے بدتمیزوں اور شریروں اور کوتاہ عقل لوگوں کا ہی کام ہے۔ الہام اللہ تعالیٰ نے کیا۔ اور ایک ایسی زبان میں کیا۔ جس سے ہم ناواقف ہیں۔ اب اگر ہم یہ کہتا ہے۔ کہ ہیں اس زبان کو نہیں جانتا تو یہ اظہار واقعہ ہے۔ جو دیانت داری اور انکساری کا اعلیٰ ثبوت ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزی کی مٹی پلید کرنے والے جاہلوں اور گنواروں میں انگریزی کی ٹانگ توڑنا جاہلانہ خودنمائی اور خودستائی ہے۔ جو نہایت ہی قابل نفرت فعل ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ کی عقل اس قدر سلب ہو گئی ہے۔ کہ وہ ان دونوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔

آخر میں مولوی ثناء اللہ نے وفات مسیح پر بحث کے متعلق مولوی ابراہیم کے چیلنج کا ذکر کیا ہے۔ مگر کیا تماشا ہے کہ نہ تو ۲۰ اپریل کے اہل حدیث میں مولوی ابراہیم نے۔ اور اس مضمون میں ثناء اللہ نے ہمارے اس اشتہار کا ذکر کیا ہے۔ جو مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔ ہاں ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیئے۔ پھر لاہور میں مباحثہ ہوگا"

مگر اس میں بھی ثناء اللہ نے اپنی معمولی عادت کذب کے مطابق جھوٹ سے کام لیا ہے۔ ہمارے اس اشتہار میں جو مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں ان کے جلسہ ہی میں شائع ہوا تھا۔ لکھا گیا تھا [illegible] جگہ جانبین کے دو قائمقام شرائط [illegible] تصفیہ کریں اور غیر احمدی علماء کو اسلئے مجبور کریں [illegible] اس کے متعلق ان کی طرف سے صدائے [illegible] کا معاملہ ہوا۔ پھر ہم نے مباحثہ کا مقام لاہور [illegible] نہیں کیا۔ اگرچہ وہاں بھی

مذہبی جلسوں کی ممانعت نہیں ہے کہ اس عذر کی بنا پر ثناء اللہ اپنی جان چھڑا سکے۔ بلکہ گورداسپور کو بھی تجویز کیا ہے۔ بہرحال ہم تو چیلنج منظور کر چکے ہیں اب منتظر ہیں کہ مولوی ابراہیم یا اس کا دوست ثناء اللہ پہلے شرائط کا تصفیہ کرے۔ پھر جہاں کے متعلق فیصلہ ہو۔ وہاں مباحثہ کرے۔ مگر امید نہیں کہ ان میں سے کوئی سامنے آسکے۔ یوں گیدڑ بھبکیاں اور بات ہیں۔ اور مقابلہ کے لئے سامنے آنا اور بات ﴿

مذاق کس سے کیا گیا

"مسٹر گاندھی اور الہام" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ضمناً دو باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں سے ایک ایڈیٹر صاحب پرتاپ کی یہ دُر افشانی تھی۔ کہ "جانوروں تک بھی یورپینوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے" اور دوسری بی اے کے طالب علموں کا لنگور کو مسٹر گاندھی کا قاصد قرار دینا تھی۔ پہلی بات کے متعلق ایڈیٹر صاحب پرتاپ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ "اس میں محض مذاقیہ پیرایہ رکھا گیا ہے" اور دوسری کے متعلق فرماتے ہیں "وہ محض طالب علموں کی دل لگی تھی"۔ اور اس کے ساتھ ہی آرین تہذیب و شرافت کا مزید ثبوت بھی دیا ہے۔ ہم انہیں بایں شرافت سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنے میں تو معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس شخص کے نقش قدم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ جس کی شیریں زبانی کا ثبوت "ستیارتھ پرکاش" موجود ہے۔ ہاں ہم یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا مذکورہ بالا باتوں میں مسٹر گاندھی اور ان کی تحریک عدم تعاون کے متعلق مذاق اور دل لگی کی جا رہی تھی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے لوگوں کی تہذیب اور متانت کا اندازہ لگانے میں واقعی غلطی کی۔ جو عدم تعاون کے حامی ہو کر اور مسٹر گاندھی کو مہاتما اور لیڈر سمجھ کر ان سے مذاق اور دل لگی

کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن لوگوں کی شرافت اس درجہ گر گئی ہو۔ وہ کسی اور کے متعلق بیہودہ گوئی اور ہجو اس کرنے میں بے شک معذور ہیں۔ اور اسی لئے ہمیں ایڈیٹر صاحب پرتاپ و پرکاش پر کوئی افسوس نہیں ﴿

اسلامیہ کالج لاہور کا پرنسپل

اخبار الراعی نے اسلامیہ کالج لاہور کی جنرل کونسل کی مختصر جو روئداد شائع کی ہے۔ اس کا خلاصہ ہمعصر وکیل نے ان الفاظ میں دیا ہے کہ:۔

"کونسل میں بہت دیر تک اس بات پر بحث ہوتی رہی۔ کہ اب ایک انگریز یا ایک ہندوستانی یا ایک مسلمان پرنسپل کو مقرر کرنا چاہیئے کونسل کے تمام ممبر اس امر میں متفق تھے۔ کہ اگر ایک مسلمان پرنسپل انگریز پرنسپل کی نسبتاً کسی قدر کمتر لائق بھی مل جائے۔ تو اسے ترجیح دینی چاہیئے لیکن اگر ایسا لائق مسلمان نہ مل سکے جو علاوہ علمی استعداد کے انتظامی قابلیت بھی رکھتا ہو۔ تو ان صفات سے متصف انگریز کو مقرر کر لیا جائے اس پر مسٹر ولسن کو پرنسپل مقرر کر لیا گیا"۔ (وکیل ۲۶ مئی)

ہم انگریز پرنسپل کے تقرر کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ حکمت اور علم جہاں اور جس سے پاؤ حاصل کرو۔ اسلئے اگر ایک انگریز کے پاس علم و حکمت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کے انگریز ہونے کے باعث اس سے حاصل نہ کریں۔ مگر وہ لوگ جو عدم تعاون کے جوش میں مسٹر مارٹن کو نکالنے کے درپے تھے۔ اور کالج کے احمدی طلباء کو اس لئے دکھ اور تکلیف دیتے تھے کہ وہ بھی کیوں ان کے ساتھ ایجی ٹیشن میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ بتائیں کہ کیا مسٹر ولسن انگریز نہیں ہیں اور اسی قوم سے تعلق نہیں رکھتے جس سے مسٹر مارٹن رکھتے تھے پھر ایک کی بجائے دوسرے کے آنے سے کیا فرق واقع ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ کالجوں کے بائیکاٹ کی تحریک کس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بلا شرط

ایک ہزار روپیہ انعام

بہ اجازت حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۱ء میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہزار روپیہ انعام رکھ کر آخری فیصلہ والے اشتہار پر مباحثہ کر لو۔ اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ مباحثات تو کافی سے زیادہ آپ کے ساتھ ہر مسئلہ پر ہو چکے ہیں۔ اب صرف وہی ایک طریق آپ کیلئے باقی ہے۔ جس سے آپ کو ہمیشہ انکار و حیلہ کر کے فرار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم آپ کو نہایت آسان طریق سے جس میں نہ شرائط کا جھگڑا نہ دنوں تک تو تو میں میں کا بکھیڑا ہے۔ بلا شرط آپ کا دامن حرص ایک ہزار روپیہ سے پر کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ آپ بغیر کسی حیلہ و حوالہ اور چون و چرا کے مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھالیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام پالیں الفاظ حلف میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہوگی۔ بعینہ انہی الفاظ میں قسم ہوگی۔ اور قسم سے پیشتر صرف چند آیات قرآنی معہ ترجمہ ہم پڑھ دینگے۔ جس کے بعد حلف ہوگی ۔

"میں ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر خدائے قہار و جبار عزیز ذو انتقام قادر توانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ مسیح ناصری کی بجائے ایک غیر شخص کو اس کا ہم شکل بنا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو جبرئیل آکر ایک مکان کے سوراخ سے اٹھا کر آسمان پر لے گئے تھے۔ جہاں وہ اب تک بجسد عنصری زندہ موجود ہے۔ اور وہی آخری زمانہ میں اسی خاکی جسم کے ساتھ زمین پر نازل ہو کر دجال کو جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ قتل کریگا اور تمام یہود و نصاریٰ اسپر ایمان لائینگے۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے

اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ وفات مسیح اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور مامور من اللہ ہونے کا سراسر افترا تھا۔ اس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور افترا علی اللہ ہیں۔ اور اسکی وفات آخری فیصلہ والے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے ہوئی تھی۔ اور مجھے اس کی تکذیب میں صادق قرار دینے کی غرض سے زندہ رکھا۔ اور یہ فیصلہ اس کی تکذیب کے واسطے اے خدا تو نے کیا تھا۔ اور تیرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا جس پر میں علیٰ وجہ البصیرۃ ایمان اور یقین رکھتا ہوں۔ اور مالیر کوٹلہ والے مباحثہ[ع] کے بعد بھی میں اسی ایمان اور یقین پر بروئے قرآن و حدیث و واقعات حقہ قائم ہوں۔ اور تمام دلائل جو فریق مقابل نے مباحثہ مالیر کوٹلہ میں صداقت مرزا کے دیئے ہیں وہ سب غلط ہیں۔ ان سے وہ دعویٰ مسیحیت و مہدویت و ماموریت میں صادق نہیں ثابت ہوتا۔ اور میں نے جو تکذیب کے دلائل دیئے ہیں۔ وہ بالکل الٰہی قانون اور کلام ربانی اور آیات قرآنی کے مطابق ہیں۔ جن سے وہ علیٰ وجہ الکمال کاذب اور مفتری علی اللہ ثابت ہوتا ہے۔ پس اے قادر توانا تو جو اصل حقیقت سے واقف ہے۔ اگر میری یہ شہادت تیرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد صلے اللہ علیہ [illegible] کے فرمان کے خلاف ہے۔ یا میں اصل حقیقت کو [illegible] چھپا کر کوئی امر اس کے خلاف کہتا ہوں۔ او [illegible] مامور اور مسیح موعود ہے۔ تو مجھے اور میری [illegible] کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت [illegible] اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر برباد اور مورد لعنت و عذاب بنا۔ تا کہ دوسروں کے لئے یہ فیصلہ باعث عبرت ہو اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔"

یہ حلف بلا کسی تغیر و تبدل و ترمیم کے مندرجہ بالا الفاظ میں بمقام مالیر کوٹلہ جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تین بار اٹھانی ہوگی۔ جس کے آخر میں ہر بار ہم آمین کہینگے۔ اس کے بعد فوراً قبل اس کے کہ آپ مسجد سے باہر نکلیں ایک ہزار روپیہ نقد آپ کو دیدیا جائے گا۔ جس کی واپسی وغیرہ کی کوئی شرط نہیں۔ اور یہ روپیہ قسم کھانے سے پیشتر آپ کی منظوری آنے پر خان احسان علی خانصاحب کے پاس ہم امانت رکھ دیں گے۔ اور ہماری مقررہ حلف اٹھا چکنے پر جو تین بار باواز بلند آپ نے مندرجہ بالا الفاظ میں اٹھانی ہوگی۔ آپ کو دیدینگے۔ اب اگر آپ تعیین عذاب یا نتیجہ حلف وغیرہ کا حیلہ کریں یا موت وغیرہ کے عذاب میں شمار نہ ہونے کا بہانہ نکالیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ ساری دنیا احمق نہیں۔ تھوڑی سی عقل کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ کہیں بھی قرآن و احادیث میں یا فقہ حنفیہ یا شافعیہ یا شیعہ و سنی کی کسی مسلمہ مذہبی کتب میں نہیں لکھا۔ کہ جب تک کوئی حلف اٹھانیوالا حلف کے نتیجہ کی تعیین فریق ثانی سے نہ کرلے۔ وہ حلف نہ اٹھائے۔ ورنہ دلائل شرعیہ سے آپ بتائیں کہ کس آیت یا حدیث کی رو سے ہم کو آپ تعیین عذاب کیلئے مجبور کرتے یا موت وغیرہ کو عذاب سے مستثنیٰ کرنے کا ہمیں مجاز قرار دیتے ہیں۔ آپ کا یہ عذر کہ ہم معمولی عوارض کو عذاب الٰہی قرار دینے لگیں گے درست نہیں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو اس سے آپ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا ہمیں ہی نقصان ہوگا۔ کہ ایک تو ہزار روپیہ ہمارا جائے گا۔ دوسرے دنیا ہماری توجیہات بعیدہ پر ہنسیگی۔ اور اس امر کا فیصلہ آسانی سے کر سکے گی۔ کہ حق ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ پس یہ عذر آپ کا محض حیلہ ہے۔ ورنہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جھوٹی قسم کا عذاب یا سزا اس ذات کی طرف سے ملنی ہے۔ جس کی عدالت میں اس کا نام لے کر وہ حلفیہ جھوٹی گواہی دی گئی ہے۔ کسی فریق قسم دلانے والے یا قسم اٹھانیوالے کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ کوئی خاص سزا معین کر دے۔ یا کسی حادثہ کو سزا سے مستثنیٰ کر دے لہذا یہ عذر خام آپ واقف قرآن ہو کر کبھی نہ کریں اس سے آپ کی علمی پردہ دری کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے عقائد مندرجہ حلف بالا کو یقینی نہیں سمجھتے۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ میں نے حلف اٹھائی تو موت آئی۔ تب ہی تو آپ موت کو سزا

ع ۱۔ یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل تین دن تک رہا تھا۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کو بلاشرط

ایک ہزار روپیہ انعام

باجازت حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولوی ثناءاللہ صاحب اپنے اخبار مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۱ء میں لکھتے ہیں ۔ کہ ایک ہزار روپیہ انعام رکھ کر آخری فیصلہ والے اشتہار پر مباحثہ کر لو ۔ اس کے جواب میں گذارش ہے ۔ کہ مباحثات تو کافی سے زیادہ آپکے ساتھ ہر مسئلہ پر ہو چکے ہیں ۔ اب صرف وہی ایک طریق آپ کیلئے باقی ہے ۔ جس سے آپ کو ہمیشہ انکار و حیلہ کر کے فرار کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے ہم آپ کو نہایت آسان طریق سے جس میں نہ شرائط کا جھگڑا نہ دنوں تک تو تو میں میں کا بکھیڑا ہے ۔ بلا شرط آپ کا دامن حرص ایک ہزار روپیہ سے پر کر دیتے ہیں ۔ اور وہ اس طرح کہ آپ بغیر کسی حیلہ و حوالہ اور رجوع بحیلہ کے مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھالیں ۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام پالیں الفاظ حلف میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہوگی ۔ بعینہ انہی الفاظ میں قسم ہوگی ۔ اور قسم سے پیشتر صرف چند آیات قرآنی معہ ترجمہ ہم پڑھ دینگے ۔ جس کے بعد حلف ہوگی ؛

”میں ثناءاللہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر خدائے قہار و جبار عزیز ذو انتقام قادر توانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں ۔ کہ مسیح ناصری کی بجائے ایک غیر شخص کو اس کا ہم شکل بنا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا ۔ اور عیسیٰ بن مریم کو جبرئیل آکر ایک مکان کے سوراخ سے اٹھا کر آسمان پر لے گئے تھے ۔ جہاں وہ اب تک بجسد عنصری زندہ موجود ہیں ۔ اور وہی آخری زمانہ میں اسی خاکی جسم کے ساتھ زمین پر نازل ہو کر دجال کو جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا قتل کریگا اور تمام یہود و نصاریٰ اسپر ایمان لائینگے ۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ وفات مسیح اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور مامور من اللہ ہونے کا سراسر افترا تھا ۔ اس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور افتراء علی اللہ ہیں ۔ اور اسکی وفات آخری فیصلہ والے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے ہوئی تھی ۔ اور مجھے اس کی تکذیب میں صادق قرار دینے کی غرض سے ظہور رکھا ۔ اور یہ فیصلہ اس کی تکذیب کے واسطے ۔ اے خدا تو نے کیا تھا ۔ اور تیرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا ۔ جس پر میں علیٰ وجہ البصیرت ایمان اور یقین رکھتا ہوں ۔ اور مالیر کوٹلہ والے مباحثہ کے بعد بھی میں اسی ایمان اور یقین پر بروئے قرآن و حدیث و واقعات حقہ قائم ہوں ۔ اور تمام دلائل جو فریق مقابل نے مباحثہ مالیر کوٹلہ میں صداقت مرزا کے دیئے ہیں وہ سب غلط ہیں ۔ ان سے وہ دعویٰ مسیحیت و مہدویت و ماموریت میں صادق نہیں ثابت ہوتا ۔ اور میں نے جو تکذیب کے دلائل دیئے ہیں ۔ وہ بالکل الٰہی قانون اور کلام ربانی اور آیات قرآنیہ کے مطابق ہیں ۔ جن سے وہ علیٰ وجہ الکمال کاذب اور مفتری علی اللہ ثابت ہوتا ہے ۔ پس اے قادر توانا تو جو اصل حقیقت سے واقف ہے ۔ اگر میری یہ شہادت تیرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے ۔ یا میں اصل حقیقت کو دل میں چھپا کر کوئی امر اس کے خلاف کہتا ہوں ۔ اور مرزا واقعی تیرا مامور اور مسیح موعود ہے ۔ تو مجھے اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر پاداش و مورد لعنت و عذاب بنا ۔ تاکہ دوسروں کے لئے یہ فیصلہ باعث عبرت ہو اے مولا تو ایسا ہی کر ۔“ آمین ؛

یہ حلف بلا کسی تغیر و تبدل و ترمیم کے مندرجہ بالا الفاظ میں بمقام مالیر کوٹلہ[1] جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تین بار اٹھانی ہوگی ۔ جس کے آخر میں ہر بار ہم آمین کہینگے ۔ اس کے بعد فوراً قبل اس کے کہ آپ مسجد سے باہر نکلیں ایک ہزار روپیہ نقد آپ کو دیدیا جائے گا ۔ جس کی واپسی وغیرہ کی کوئی شرط نہیں ۔ اور یہ روپیہ قسم کھانے سے پیشتر آپ کی منظوری آنے پر خان احسان علی خانصاحب کے پاس ہم امانت رکھ دیں گے ۔ اور ہمارے مقرر حلف اٹھا چکنے پر جو تین بار باآواز بلند آپ نے مندرجہ بالا الفاظ میں اٹھانی ہوگی ۔ آپ کو دیدینگے ۔ اب اگر آپ تعیین عذاب یا نتیجہ حلف وغیرہ کا حیلہ کریں یا موت وغیرہ کے عذاب میں شمار نہ ہونے کا بہانہ نکالیں ۔ تو باور کھیں ۔ کہ ساری دنیا احمق نہیں ۔ تھوڑی سی عقل کا انسان بھی جانتا ہے ۔ کہ کہیں بھی قرآن و احادیث میں یا فقہ حنفیہ یا شافعیہ یا شیعہ و سنی کی کسی مسلمہ مذہبی کتب میں نہیں لکھا ۔ کہ جب تک کوئی حلف اٹھانیوالا حلف کے نتیجہ کی تعیین فریق ثانی سے نہ کرالے ۔ وہ حلف نہ اٹھائے ۔ ورنہ دلائل شرعیہ سے آپ بتائیں کہ کس آیت یا حدیث کی رو سے ہم کو آپ تعیین عذاب کیلئے مجبور کرتے یا موت وغیرہ کو عذاب سے مستثنیٰ کرنے کا ہمیں مجاز قرار دیتے ہیں ۔ آپ کا یہ عذر کہ ہم معمولی عوارض کو عذاب الٰہی قرار دینے لگیں گے درست نہیں ۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے ۔ تو اس سے آپ کو کچھ نقصان نہ ہوگا ۔ بلکہ الٹا ہمیں ہی نقصان ہوگا ۔ کہ ایک تو ہزار روپیہ ہمارا جائے گا ۔ دوسرے دنیا ہماری توجیہات بعیدہ پر ہنسیگی ۔ اور اس امر کا فیصلہ آسانی سے کر سکے گی ۔ کہ حق ہمارے ساتھ نہیں ہے ۔ پس یہ عذر آپ کا محض حیلہ ہے ۔ ورنہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے ۔ کہ جھوٹی قسم کا عذاب یا سزا اس ذات کی طرف سے ملتی ہے ۔ جس کی عدالت میں اس کا نام لے کر وہ حلفیہ جھوٹی گواہی دی گئی ہے ۔ کسی فریق قسم دلانے والے یا قسم اٹھانیوالے کا یہ حق نہیں ۔ کہ وہ کوئی خاص سزا تعین کر دے ۔ یا کسی حادثہ کو سزا سے مستثنےٰ کر دے لہٰذا یہ عذر [illegible] واقف قرآن ہو کر کبھی نہ کریں اس سے آپ کی علمی [illegible] کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ آپ [illegible] مندرجہ حلف بالا کو یقینی نہیں سمجھتے ۔ اور [illegible] ہیں ۔ کہ میں نے حلف اٹھائی تو موت [illegible] ہی تو آپ موت کو سزا

[1] یہ مباحثہ مولوی ثناءاللہ صاحب سے ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل تین دن تک رہا ۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو ان
عقائد میں علی وجہ البصیرت قائم نہیں پاتے۔ ورنہ کبھی حلف
اٹھالیتے۔ سے کوئی موت یا عذاب آپ پر وارد نہیں ہو سکتا
اگر آپ سچے ہیں تو کیوں حلف سے ڈرتے ہیں۔ عبداللہ آتھم کی طرح
آپکی جان قسم سے کیوں لرزتی ہے۔ یہ ایسا بدیہی امر آپ کے
جھوٹا ہونے کا ہے جس کا کوئی سلیم العقل انکار نہیں کر سکتا۔ سچی
بات پر اپنے قسم کھانی ہے۔ جو ہزار دفعہ بھی کوئی چاہے۔ تو
آپ مفت کھالیں۔ چہ جائیکہ ہم ایک اتنی بڑی کثیر رقم جو آپکی
حیثیت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس حلف کے معاوضہ میں
دیتے ہیں۔ اور آپ حیلہ و بہانہ سے بھاگنے کی کوشش کرتے
ہیں۔ مگر یاد رہے۔ وقت آرہا ہے کہ آپ کو خدا کے حضور
کھڑا کر کے گواہی لی جائے۔

میں جناب خان احسان علی خان صاحب مسپل لائر کوٹلہ کو خدا کا
واسطہ اور سید الشہداء شہید کربلا کا واسطہ دیکر توجہ دلاتا
ہوں کہ آپ نے جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کو مجبور کر کے
مباحثہ کرایا ہے۔ اسی طرح ایک الٰہی فیصلہ کیلئے (جس میں نہ
زیادہ وقت صرف ہوگا اور نہ کسی قسم کی الجھن ہے۔ فقط
ہماری پیش کردہ حلف مسجد میں کھڑے ہو کر تین دفعہ باواز
بلند اپنی زبان سے بیان کرنی ہے۔ جس کے معاوضہ میں
ایکہزار روپیہ ملتا ہے۔ جو ہم آپ کے پاس یوم حلف سے
قبل امانت رکھ دینگے) مولوی ثناء اللہ صاحب کو آمادہ کر کے
قسم آن صداقت میرزا کو حمیں۔ اس فعل سے آپ عنداللہ ماجور
ہونگے کہ آپ کے ذریعہ ایسا کھلا کھلا فیصلہ لوگوں کی ہدایت
اور صادق و کاذب کی شناخت کا ہو جائیگا جس سے ہمیشہ مولوی
ثناء اللہ پہلو تہی اور گریز کرتے رہے ہیں۔

آخر میں خانصاحب حشمت خان اور دیگر اصحاب ارباب دانش علم خصوصاً
مفتی محمد خلیل صاحب و دیگر جو خود جان امرتسری یا بخصوصاً لیڈران کوٹلہ کے
اہلحدیث آنجہانی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فرداً فرداً یا مشترکہ طور پر
اپنے ہیرو امرتسری کو اس قربانگاہ پر جھکنے کی سعی و کوشش کریں۔ اور
اگر وہ نہ مانے تو جان لیں کہ دعویٰ تکذیب مسیح موعود میں یقیناً جھوٹا
ہے اور جانتا ہے کہ قسم کھائی اور موت آئی پس ایسی بزدلی کا آئینہ ساتھ
اور صادق کے ساتھ ہو جائیں ۔۔ یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔

نوٹ۔ اس کا جواب بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے ہمارے نام آنا چاہئے
اور حلف سے پندرہ یوم پیشتر تاریخ مقرر کر کے ہم کو اطلاع دینی
ہوگی تاکہ ہم تاریخ مقررہ سے ایک دن پہلے ہزار روپیہ لے کر بٹالہ کو کوچ کر جائیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار مسیح موعود کا ادنیٰ غلام قاسم علی۔ ایڈیٹر فاروق قادیان دار الامان۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سید عطاء اللہ
صاحب کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ اور گواہوں کے
بیانات شائع ہوئے۔ تو میں نے ایک مضمون لکھا تھا
مگر حضرت مسیح موعود کے قول

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگہدار
کآخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

پر بھی غور کرتا رہا۔ اب اخبار سیاست مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۱ء
میں ایک مضمون بعنوان سید عطاء اللہ شاہ اور
قادیانی جماعت دیکھ کر تحریک پیدا ہوئی کہ یہ مضمون
طالبان حق تک پہنچا دیا جائے۔ اور دیکھو کہ ایڈیٹر صاحب
سیاست جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق حق
بات لکھنے سے نعل در آتش ہو گئے ہیں۔ انبیاء علیہ السلام
کے لئے کس غیرت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

اب تو ایڈیٹر صاحب سیاست ہمارے ناصح مشفق بنگئے
مگر اس وقت کہاں تھے۔ جب کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے
خدا کے پیارے ہمارے سردار کو اس نے سب و [illegible]
کیا کہ وہ اسلام کا علم بردار مسٹر اے ڈی جارج [illegible]
عیسائیت کے جواب میں اسلام کا [illegible]م سنانے
کے لئے امرتسر میں کھڑا ہوا تھا۔ ہمیں سید عطاء اللہ
صاحب کے قید ہونے کی کوئی خوشی نہیں۔ ایسے نوٹ
شائع کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ
لوگ اس بات کو سمجھ لیں کہ ؎

دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے برا ہے

ایک اور بات بھی بحیثیت مسلمان ہونے کے اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے کے عرض
کرتا ہوں کہ چونکہ نہایت ظلم کیا تھا خدا کے برگزیدہ نبی حضرت موسیٰ کی مثال
مسٹر گاندھی سے دیگئی تھی جو ہزاروں پرچوں میں شائع ہو چکی ہے اور جب جو خیال
پیدا ہوئی ہو کوئی مشرک انسان انبیاء والی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکا اگر ایسا
ہوتا تو دنیا میں اندھیر مچ جاتا اور حق و باطل میں امتیاز اٹھ جاتا۔ اس لئے خدا
اپنے نبی کی عظمت قائم رکھنے کے لئے اسی حالت میں بھی ایسا ہی کریگا۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کی مولویت

آہ! ایک طرف تو اس غیر اسلام کو جس کی آواز نے دشمنان
اسلام کے دل ہلا دیئے۔ جس کے خادم و نام لیوا
اپنے ملک و مال اہل و عیال و ساتھی و اقربا ترک کر کے
تمام دنیا کی روحوں کو فتح کرنے کے لئے دنیا کے
گوشہ گوشہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جس نے خدا سے
علم پا کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کی موجودگی میں اعلان کیا کہ

چو کافر از ستم بپرستند مسیح را
غیوری خدا برافشس کرد ہمسرم

اسکی نادانوں نے ہر رنگ میں مخالفت کی۔ اور خدا
کے اس مرسل خادم اسلام کو اسلام کے دائرہ
سے خارج کہا۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی
تباہی کے خواہاں ہوئے۔ [illegible] حق سے عداوت
رکھنے کا لازمی نتیجہ جو ہونا تھا۔ وہی ہوا۔ ان لوگوں
کا [illegible] [عز]ت مسیح موعود کے [illegible]

ذرا [illegible] ان میں غیرت اسلامی اور خشیت اللہ
کا نمونہ ملاحظہ [illegible] مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری
کے مقدمہ [illegible] گواہوں نے جو بیان دئے۔ انہیں
[illegible] صرف چودہری عبد السبحان کی گواہی پر مولوی
صاحب نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ کر ظاہر
کر دیا کہ یہ گواہ جھوٹ بول رہا ہے (ملاحظہ ہو اخبار
زمیندار۔ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء) اور باقی گواہوں
کے بیانات جو زمیندار مورخہ ۵ اپریل میں شائع
ہوئے۔ ان پر خاموش رہکر تسلیم کر لیا کہ وہ سچ کہہ رہے
ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی گرفتاری امرتسر
میں ہوئی۔ اور ہر گواہ نے بتایا کہ مولوی صاحب نے قرآن
کی تفسیر کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی مثال مسٹر
گاندھی [illegible] اور ان کے کارناموں میں مماثلت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مستثنیٰ لکھتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو ان خوش قسمتوں میں علی وجہ البصیرت قائم نہیں پاتے۔ ورنہ کبھی حلف اٹھانے سے جس کی سزا موت یا عذاب ہے، آپ پرواہ نہیں کر سکتا۔ اگر آپ سچے ہیں تو کیوں حلف سے ڈرتے ہیں یا عبداللہ آتھم کی طرح اپنی جان قسم سے کیوں لرزتی ہے۔ یہ ایسا بدیہی امر آپ کے جھوٹا ہونے کا ہے جس کا کوئی سلیم العقل انکار نہیں کر سکتا۔ یہی بات بڑا ثبوت ہے کہ قسم کھانی ہے۔ جو ہزار دفعہ بھی کوئی چاہے تو آپ مفت کھا لیں۔ چہ جائیکہ ہم ایک اتنی بڑی کثیر رقم جو آپ کی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اس حلف کے معاوضہ میں دیتے ہیں۔ اور آپ حیلہ و بہانہ سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اب وقت آ رہا ہے کہ آپ کو خدا کے حضور کھڑا کر کے گواہی لی جائے۔

میں جناب خان احسان علی خان صاحب مالیر کوٹلہ کو خدا کا واسطہ اور سید الشہداء شہید کربلا کا واسطہ دیکر توجہ دلاتا ہوں کہ آپ نے جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کو مجبور کر کے مباحثہ کرایا ہے اسی طرح ایک الٰہی فیصلہ کیلئے جس میں نہ زیادہ وقت صرف ہوگا اور نہ کسی قسم کی الجھن ہے۔ فقط ہماری پیش کردہ حلف سچے میں کھڑے ہو کر تین دفعہ با آواز بلند اپنی زبان سے بیان کر دینی ہے۔ جس کے معاوضہ میں ایک ہزار روپیہ ملتا ہے۔ جو ہم آپ کے پاس یوم حلف سے قبل امانت رکھ دینگے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو آمادہ کر کے [illegible] میرزا [illegible] کے آپ خدا [illegible] ہو جاتا کہ آپ کے خلاف ایسا کھلا کھلا فیصلہ لوگوں کی ہدایت اور صادق و کاذب کی شناخت کا ہو جائیگا جس سے [illegible] ثناء اللہ صاحب بھی انکار نہ کر سکتے ہیں۔

[illegible] صاحب [illegible] ان [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] ہوں کہ وہ فوراً قرعہ [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]

اگر وہ اپنے نوجوان لیڈر کو وہ حلف نہ کرا سکے تو مسیح موعود کو جھوٹا سمجھے تو چاہتا ہی کہ قسم کھائی کہ وہ ہوتی ہیں ایسی بزدلی کی آئندہ ساتھ نہ دیں اور صادق کے ساتھ ہو جائیں۔ یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔

نوٹ:- اس کا جواب بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے بھیجنا ضروری ہوگا اور حلف سے پندرہ یوم پیشتر تاریخ مقرر کر کے ہم کو اطلاع دیں۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سید عطاء اللہ صاحب کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ اور گواہوں کے بیانات شائع ہوئے۔ تو میں نے ایک مضمون لکھا تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ کے قول

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگہدار
کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

پر ہی غور کرتا رہا۔ اب اخبار سیاست مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان سید عطاء اللہ شاہ اور قادیانی جماعت دیکھ کر تحریک پیدا ہوئی کہ یہ مضمون طالبان حق تک پہنچا دیا جائے۔ اور دیکھو کہ ایڈیٹر صاحب سیاست جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق حق بات لکھنے سے نعل در آتش ہو گئے ہیں۔ انبیاء علیہ السلام کے لئے کس غیرت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

اب تو ایڈیٹر صاحب سیاست ہمارے ناصح مشفق بنگئے مگر اس وقت کہاں تھے۔ جب کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے خدا کے پیارے ہمارے سردار کو اس لئے سب و شتم کیا کہ وہ اسلام کا علم بردار مسٹر لائڈ جارج کے پیغام عیسائیت کے جواب میں اسلام کا پیغام سنانے کے لئے امریکہ میں کھڑا ہوا تھا۔ ہمیں سید عطاء اللہ صاحب کے قید ہونے کی کوئی خوشی نہیں۔ اس مضمون کے شائع کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس بات کو سمجھ لیں کہ:-

دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بڑی برائی ہے

ایک اور بات بھی بحیثیت مسلمان ہونے کے اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے کے عرض کرنا ہوں کہ جو کہ نہایت ظلم کیا گیا خدا کے برگزیدہ نبی حضرت موسیٰ کی مثال مسٹر گاندھی سے دیکھنی ہی جو ہزاروں اخباروں میں شائع ہو چکی ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کوئی مشرک انسان انبیاء کی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکا اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں اندھیر مچ جاتا اور حق و باطل میں امتیاز اٹھ جاتا اسلئے خدا اپنے نبی کی عظمت قائم رکھنے کے لئے اس معاملہ میں بھی ایسا ہی کریگا۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کی مولویت

آہ! ایک طرف تو اس غیر اسلام کو جس کی آواز نے دشمنان اسلام کے دل ہلا دیئے۔ جس کے خادم و نام لیوا اپنے ملک و مال اہل و عیال سوسائٹی و اقربا ترک کر کے تمام دنیا کی روحوں کو فتح کرنے کے لئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جس نے خدا سے حکم پا کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی موجودگی میں اعلان کیا کہ

چو کافرانہ ستم بپرستند مسیح را
غیوری خدا بسر آتش کرد ہمسرم

انکی نادانوں نے ہر رنگ میں مخالفت کی۔ اور خدا کے اس مرسل خادم اسلام کو اسلام کے دائرہ سے خارج کہا۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی تباہی کے خواہاں ہوئے۔ آخر حق سے عداوت رکھنے کا لازمی نتیجہ جو ہونا تھا۔ وہی ہوا۔ ان لوگوں کا جو قدم اٹھا۔ حضرت مسیح موعود کے حسب ذیل قول کی تصدیق کرنے والا تھا کہ:-

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں، ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

ذرا ایک عالم کی قرآن فہمی غیرت اسلامی اور خشیت اللہ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری کے مقدمہ میں گواہوں نے جو بیان دیئے۔ انہیں سے صرف چودھری عبد الحق صاحب کی گواہی یہ ہے مولوی صاحب نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہہ کر ظاہر کر دیا کہ یہ گواہ جھوٹ بول رہا ہے (ملاحظہ ہو زمیندار مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء) اور باقی گواہوں کے بیان جو زمیندار مورخہ ۵۔ اپریل میں شائع ہوئے۔ ان پر خاموش رہ کر تسلیم کر لیا کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی گرفتاری امرتسر میں ہوئی۔ اور ہر گواہ نے بتایا کہ مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی مثال مسٹر گاندھی سے دی۔ اور ان کے کارناموں میں مماثلت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ن کر کے سامعین سے خراج تحسین حاصل کیا۔

اس کے متعلق میں پوچھتا ہوں اے مسلمان کہلانے والو... خدا کا خوف کر کے غور کرو۔ کہ قرآن حکیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کن الفاظ میں تعریف کرتا ہے۔ پھر ان کے اور مسٹر گاندھی کے کارناموں کا موازنہ کرو۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام طور پر جاتے ہیں۔ اور اپنے بھائی ہارون نبی اللہ کو اپنا خلیفہ چھوڑ جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے بنی اسرائیل میں بھی گائے کی پرستش کا رواج موجود ہونے کے سبب پیروان موسےٰ ان کی غیر حاضری میں سامری کی ترغیب سے گوسالہ کی پرستش کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جب یہ موحد اور شرک کا قلع قمع کرنے والا انسان موسےٰ اپنے بھائی نبی اللہ کے ساتھ ایسی سختی سے پیش آتا ہے۔ کہ اُسے کہنا پڑتا ہے کہ اے میری ماں کے بیٹے میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑ (سورہ طٰہٰ ع ۵) اور آرام نہیں کرتا۔ جب تک اس گوسالہ کو آگ کے سپرد کر کے اس کی خاک نہیں اُڑا لیتا۔

مگر دوسری طرف مسٹر گاندھی ... علی الاعلان ... فہمی ... کرنے ... اٹھا ...

... [illegible] ...

... گئے کی عظمت کرنے والا انسان ہوں اور ... بیٹے ... دن خراب بھی جائز سمجھتا ہوں۔

ناظرین دُنیا کے زر و مال کے عاشق اور ... کے پریشان خواب دیکھنے والی پولیٹیکل مستقبل کیلئے تو یہ واقعہ ایک معمولی ہو ... لیکن سلیم دل اس مثال کو سنکر پارہ پارہ ہو جائیگا۔ دیکھو مولا کریم اپنے کلام مجید بیان میں نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا اور مولوی عطاء اللہ صاحب مسٹر گاندھی کو ان کا مثیل بتلاتے ہیں۔

ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو کیا اس مثال سے نہ صرف موسیٰ کی بلکہ ... بت شکن ابراہیم اور توحید کے علمبردار محمد رسول اللہ صلعم کی ہتک لازم نہیں آتی ... سے سنو گر خون ... زرد دیدہ ... برائے دین ... بر پریشان حالی ... اسلام فقط المسلمین آہ یہ حال ہے اسلام کے شیدائی ہونے کا دعویٰ ... کا اد ... اسلام کے خادم کہلانے ...

بائبل کے نئے اور پُرانے فلسفے میں جنگ

آج کل نور افشاں مسیحی اخبار میں یہ بحث شروع ہے کہ ”آیا عورت بموجب کتاب پیدائش تا حال بھی زیر عتاب الٰہی ہے یا نہیں۔ اور کہ اسے خاوند کی تابعداری کرنی چاہیئے یا نہیں“۔ مشہور مسیحی واعظ پادری رحمت مسیح کہتے ہیں۔ کہ عورت بدستور زیر سزا ہے۔ مگر ریورنڈ کیدار ناتھ کا خیال ہے کہ عورت اب آزاد ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں۔ کیونکہ وہ جو مسیح یسوع میں ہیں۔ ان پر سزا کا حکم نہیں“۔

اس پر پادری رحمت مسیح صاحب کہتے ہیں کہ کیدار ناتھ صاحب کا یہ فرمانا کہ عورت کی تابعداری گناہ کے سبب سے ہے۔ ضرور نہیں کہ تابعدار ہووے صحیح نہیں۔ ورنہ پادری صاحب مجھے یہ بتلا دیں کہ کیا اب عورت گناہ سے آزاد ہو گئی ہے۔ اس کا شوق خاوند کی طرف نہیں۔ وغیرہ (دیکھو نور افشاں مجریہ ۲۹۔ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء)

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ہر دو پادری صاحبان کو صحیح بات بتا دیں۔ پادری صاحبان پہلے کتاب پیدائش کے اس فرد جرم کو پڑھیں۔ اور پھر سزا وغیرہ کی ... غور فرما دیں۔ وہاں لکھا ہے کہ ”خداوند نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنے گی۔ اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔“ (پیدائش ۳/۱۶)

اگر یہ فرمان خدا ہے۔ تو اس پر کوئی صحیح اعتراض نہ ہونا چاہیئے جو واقعات اور قوانین نیچر کے خلاف نہ ہو۔ اب ہم پادری صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ عورت کو دردِ زِہ تو اس لئے ہوتا ہے کہ اس نے شجرہ ممنوعہ کھایا تھا۔ جو خلاف حکم خدا تھا۔ مگر جانوروں اور پرندوں کی مادہ کو کیوں دردِ زہ ہوتا ہے۔ مثلاً بکری کہ وہ منہ مارتی ہے۔ کہ ہتھنی کو اسقدر بچہ کے جننے کے وقت تکلیف و درد

ہوتی ہے۔ کہ زور زور سے چیختی ہے۔ اسی طرح ہر مادہ جانور کو سخت دردزہ ہوتا ہے۔

اب جبکہ یہ ایک مسلمہ اور بدیہی امر ہے۔ کہ ہر مادہ کو خواہ انسان کی ہو یا حیوان کی یا پرند کی ہو یا چرند کی بوقت وضع حمل دردزہ ہوتا ہے تو پھر یہ تخصیص کرنا کہ عورت کو بوجہ شجرہ ممنوعہ کھانے کے بطور سزا یہ ہوتا ہے۔ کیونکر صحیح ہے۔ کیونکہ اگر عورت کو اس وجہ سے ہوتا ہے۔ تو مادہ پرند و چرند کو کیوں اور کس گناہ کی پاداش میں ہوتا ہے۔ کیا حوا کے ساتھ یہ بھی شامل ہو گئی تھیں۔ اور وہ درخت انھوں نے بھی کھایا تھا۔ پھر بعض مستورات بانجھ ہوتی ہیں ان پر کیوں یہ ضروری سزا جاری نہیں ہوتی۔

آخر پر ہم پادری صاحبان کی خدمت اور بالخصوص ایڈیٹر صاحب نور افشاں سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ چونکہ آپ لوگوں کے ہاں اس تمام دنیا کی مخلوقات چرند و پرند کے خلاف اور قسم کی مخلوقات پائی جاتی ہے۔ اسلئے آپ جواب دیتے وقت ہماری دُنیا کے جانوروں اور پرندوں کا ذکر کریں نہ کہ اپنی کتاب مقدس کے جانوروں کا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی مقدس کتاب میں تو لکھا ہے۔ کہ خرگوش جگالی کرتا ہے۔ مگر اس کا کھر چرا ہوا نہیں۔ اسلئے وہ بھی حرام ہے۔ احبار کی کتاب ۱۱ باب ۶ پادری صاحبان! کیا یہ کتب کلمات الٰہیہ کہلا سکتی ہیں۔ ذرا سوچ کر بتائیے۔

عبدالخالق نومسلم۔ تالیف و اشاعت۔ قادیان

اعلان متعلقہ وصیت کنندگان حصہ آمد

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ حصہ آمد کی وصیت کرنیوالے وصیت کرنیکے بعد اپنا حصہ آمد وصیت کی مد میں باقاعدہ داخل نہیں کرتے اور کئی کئی سال گذار دیتے ہیں۔ اگر ان کی خدمت میں خطوط لکھے جاتے ہیں تو خواہ وہ رجسٹری خطوط کیوں نہ ہوں۔ جواب تک نہیں دیتے۔ اسلئے اب مجبوری ان موصیان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جنھوں نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ وہ اپنا چندہ باقاعدہ داخل کر دیا کریں اور سابقہ بقایا ایک سال کے اندر اندر داخل کرا دیویں۔ ورنہ پھر ایسے موصیان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[بیا]ن کر کے سامعین سے خراج تحسین حاصل کیا۔

اس کے متعلق میں پوچھتا ہوں۔ اے مسلمان کہلانے والو! خدا کا خوف کر کے غور کرو۔ کہ قرآن حکیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کن الفاظ میں تعریف کرتا ہے۔ پھر ان کے اور مسٹر گاندھی کے کارناموں کا موازنہ کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے ہیں۔ اور اپنے بھائی ہارون نبی اللہ کو اپنا خلیفہ چھوڑ جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے بنی اسرائیل میں بھی گائے کی پرستش کا رواج موجود ہونے کے سبب پیروان موسیٰ ان کی غیر حاضری میں سامری کی ترغیب سے گوسالہ کی پرستش کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جب یہ موحد اور شرک کا قلع قمع کرنے والا انسان موسیٰ اپنے بھائی نبی اللہ کے ساتھ ایسی سختی سے پیش آتا ہے۔ کہ اسے کہنا پڑتا ہے کہ اے میری ماں کے بیٹے میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑ (سورہ طٰہٰ رکوع ۴) اور آرام نہیں کرتا۔ جب تک اس گوسالہ کو آگ کے سپرد کر کے اس کی خاک نہیں اڑا لیتا۔

مگر دوسری طرف مسٹر گاندھی ہیں کہ جو اعلان لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے کئی دفعہ اٹھا چکے ہیں۔ کہ میں پکا سناتن دھرمی ہندو ہوں۔ یعنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کا پجاری۔ اور بار ہا اس امر کا اظہار بھی کیا۔ کہ میں ۲۲ کروڑ ہندوؤں میں سب سے زیادہ گئو کی عظمت کرنیوالا انسان ہوں اور گاؤ کشی چھڑانے کیلئے خون خرابہ بھی جائز سمجھتا ہوں ۔

ناظرین دنیا کے زر و مال کے عاشق اور حکومت کے پرستار عوام [illegible] تو یہ واقعہ ایک معمولی ہو مگر ایک مسلم علی اس مثال کو سنگ پارہ پارہ ہو جائیگا۔ دیکھو مولا کریم اپنے کلام مجید میں نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور موسوی [illegible] صاحب مسٹر گاندھی کو ان کا مثیل بنا رہے ہیں۔ [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] اور توحید کے علمبردار محمد رسول اللہ صلعم کی [illegible] اسلام [illegible] اور اسلام کے شیدائی ہونے کی دعویٰ کرنیوالوں کا اور [illegible]

شیخ مشتاق حسین - گوجرانوالہ

بائبل کے نئے اور پرانے فلسفے میں جنگ

آج کل نور افشاں مسیحی اخبار میں یہ بحث شروع ہے کہ آیا عورت بموجب کتاب پیدائش تا حال بھی زیر عتاب الٰہی ہے یا نہیں۔ اور کہ اسے خاوند کی تابعداری کرنی چاہئیے یا نہیں"۔ مشہور مسیحی واعظ پادری رحمت مسیح کہتے ہیں۔ کہ عورت بدستور زیر سزا ہے۔ مگر ریورنڈ کیدارناتھ کا خیال ہے کہ عورت اب آزاد ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں۔ کیونکہ وہ جو مسیح یسوع میں ہیں۔ ان پر سزا کا حکم نہیں "۔

اس پر پادری رحمت مسیح صاحب کہتے ہیں کہ کیدارناتھ صاحب کا یہ فرمانا کہ عورت کی تابعداری گناہ کے سبب سے ہے ضرور نہیں کہ تابعدار ہووے صحیح نہیں۔ ورنہ پادری صاحب مجھے یہ بتلادیں کہ کیا اب عورت گناہ سے آزاد ہو گئی ہے اور اس کا شوق خاوند کی طرف نہیں۔ وغیرہ (دیکھو نور افشاں مجریہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ہر دو پادری صاحبان کو صحیح بات بتا دیں۔ پادری صاحبان آپ پہلے پیدائش کے اس فرد جرم کو پڑھیں۔ اور پھر سزا وغیرہ کی بابت غور فرما دیں۔ وہاں لکھا ہے کہ خداوند نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل کی تیرے درد کو بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنے گی۔ اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہو گا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ (پیدائش ۳۔۱۶)

اگر یہ فرمان خدا ہے۔ تو اس پر کوئی صحیح اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ واقعات اور قوانین نیچر کے خلاف نہ ہو۔ اب ہم پادری صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ عورت کو درد زہ تو اس لئے ہوتا ہے کہ اس نے شجرہ ممنوعہ کھایا تھا۔ جو خلاف حکم خدا تھا۔ مگر جانوروں اور پرندوں کی مادہ کو کیوں درد زہ ہوتا ہے۔ مثلاً ہر کہ و مہ جانتا ہے۔ کہ بھینس کو اسقدر بچہ کے جننے کے وقت تکلیف درد ہوتی ہے۔ کہ زور زور سے چیختی ہے۔ اسی طرح ہر مادہ جانور کو سخت درد زہ ہوتا ہے۔

اب جبکہ یہ ایک مسلمہ اور بدیہی امر ہے۔ کہ ہر مادہ کو خواہ انسان کی ہو یا حیوان کی یا پرند کی ہو یا چرند کی بوقت وضع حمل درد زہ ہوتا ہے۔ تو پھر یہ تخصیص کرنا کہ عورت کو بوجہ شجرہ ممنوعہ کھانے کے بطور سزا یہ ہوتا ہے۔ کیونکر صحیح ہے۔ کیونکہ اگر عورت کو اس وجہ سے ہوتا ہے۔ تو مادہ پرند و چرند کو کیوں اور کس گناہ کی پاداش میں ہوتا ہے۔ کیا حوا کے ساتھ یہ بھی شامل ہو گئی تھیں۔ اور وہ درخت انھوں نے بھی کھایا تھا۔ پھر بعض مستورات بانجھ ہوتی ہیں انپر کیوں یہ ضروری سزا جاری نہیں ہوتی ۔

آخر پر ہم پادری صاحبان کی خدمت اور بالخصوص ایڈیٹر صاحب نور افشاں سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ چونکہ آپ لوگوں کے ہاں اس تمام دنیا کی مخلوقات چرند و پرند کے خلاف اور قسم کی مخلوقات پائی جاتی ہیں۔ اسلئے آپ جواب دیتے وقت ہماری دنیا کے جانوروں اور پرندوں کا ذکر کریں۔ نہ کہ اپنی کتاب مقدس کے جانوروں کا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی مقدس کتاب میں تو لکھا ہے۔ کہ خرگوش جگالی کرتا ہے۔ مگر اس کا کھر چرا ہوا نہیں۔ اسلئے وہ بھی حرام ہے۔ [illegible] پادری صاحبان [illegible] ذرا سوچ کر بتائیے۔

عبد الخالق نومسلم۔ تالیف و اشاعت قادیان

اعلان متعلقہ وصیت کنندگان حصہ آمد

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ حصہ آمد کی وصیت کرنیوالے وصیت کر کے پھر اپنا حصہ آمد وصیت کی مد میں باقاعدہ داخل نہیں کراتے اور کئی کئی سال گذار دیتے ہیں۔ اگر ان کی خدمت میں خطوط لکھے جاتے ہیں تو خواہ وہ [illegible] کیوں نہیں جواب تک نہیں دیتے [illegible] ان موصیان میں [illegible] یہ اعلان ہوا [illegible] کہ جن [illegible] حصہ آمد کی [illegible] کی ہوئی ہے وہ اپنا چندہ باقاعدہ داخل کر دیا کریں اور سابقہ بقایا ایک سال کے اندر اندر داخل کرا دویں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک دھرم اور عقل

آریہ معترض نے اسلام پر جو اعتراض کیا تھا کہ اس میں عقل کو دخل نہیں۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ اعتراض دراصل ویدک دھرم پر عائد ہوتا ہے۔ اس میں واقعی اس قسم کی تعلیم ملتی ہے۔ کہ وید کے پیرو دھرم میں بدھی کو دخل نہ دیں۔ بلکہ ایسا کرنے والے کو تلوار کی بھی دھمکی دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ منوسمرتی۔

"یا وید باہیا سمرتیو یاشچ کاشچ کودرشٹیا۔
سروا ستانش پھلا پریتیہ تمونشٹا ہی تا سمرتا۔

(منو ۱۲/۹۵)

یعنی وید ہمیشہ پتر دیوتا و آدمیوں کی آنکھ ہے۔ وید و شاستر دونوں شنکا کے لائق نہیں ہیں اور نہ دلیل کرنے کے لائق ہیں۔ یہ شاستر کا حکم ہے۔"

"شرتی س تو وید و گییے یو دھرم شاستر تو وَےَ سمرتا تے سروارتھتے شو میمانسیے تابھیام دھرم مو ہی نر بھجو" (منو ۲/۱۰)

یعنی یقین کر کے شرتی وید کو جاننا چاہیئے اور یقین سے دھرم شاستر کو سمرتی جاننا چاہیئے۔ مذکورہ بالا دونوں (وید شاستر) ...... دلیل کرنے لائق نہیں (انہیں دلیل کا کام نہیں۔ اندھا ایمان لاؤ) کیونکہ ان دونوں سے ہی دھرم روشن ہے۔"

اور دیکھئے :-

"یوا ومنیت تے مُوے ہیتو شاستر آشریا دوجا۔ سا سادھو ہو بھر بہشکاریو ناستکو وید نندکا۔"

ترجمہ :- جو عالم عقلی دلائل (ترک شاستر) سے مذکورہ بالا دونوں (وید اور دھرم شاستر دھرم کی اصل جڑ شرتی (وید) سمرتی (شاستر) کا نرادر (ہتک یا بے عزتی) کرتا ہے۔ وہ ویدوں کا نندک (مذمت کرنیوالا) ناستک (دہریہ) ہے۔ اسلئے ویدک دھرمی اسے اپنی برادری اور فرقہ سے باہر نکالدیں۔"

منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو وید اور دھرم شاستر کو عقل سے پرکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ ویدوں کی ہجو کرنے والا ہے۔ اور دلیل سے کام لینے والے کو منوجی مہاراج دہریہ کا ڈپلومہ دیتے ہیں (ناستک)

آریہ مترو! تمہاری زبان سے اکثر ہی سنا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں عقل کو دخل نہیں۔ اب ذرا مذکورہ بالا شلوکوں کو دیکھ کر بتلاؤ کہ تمہارے اعتراض کا مورد اسلام ہے یا ویدک دھرم۔ ہاں مترو یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا ؎

اب ہم بتلاتے ہیں کہ خود وید بھگوان ایسے وید نندکوں کے متعلق کیا احکام صادر فرماتا ہے۔

"اُت برونتو نا ہدانی انیت : چیت آرت دو ہا نہ اِندرے ات دُوا :"

(رگوید منڈل ۸ سوکت ۶۴ منتر ۵)

اس کا لفظی ترجمہ سوامی دیانند جی مہاراج نے بایں الفاظ لکھا ہے :-

"جو کہ پرمیشور کی سیوا کو دھارن کئے ہوئے سب ودیا دھرم اور پرشارتھ میں ورتمان ہیں۔ وہی ہم لوگوں کے لئے سب ودیاؤں کا اپدیش کریں۔ اور جو کہ ناستک (دہریہ) نندک (مذمت کرنیوالا) دھورت (ٹھگ) آدمی ہیں۔ وہ سب ہم لوگوں کے نواس ستھان (جائے رہائش) سے دُور چلے جاویں۔ کِنتو (بلکہ) نشچے کر کے (یقین کر کے) اور دیشوں (ملکوں) سے بھی دُور ہو جائیں۔ یعنے ادھرمی (ویدک دھرم کے مخالف) آدمی کبھی بھی دیش (ملک) میں نہ رہیں۔"

دوستو! وید بھگوان ارشاد فرماتا ہے کہ جو وید کے نندک (اس کی شرح منوجی کر چکے ہیں کہ جو عقل سے وید پرکھتا ہے) اور ناستک ہیں وہ کبھی بھی جگہ نہ رہنے پاویں۔ پھر وید بھگوان کہتا ہے

"وِجانی ہی آریان یے چہ دسیوا برہش متے رندھیہ شاست ابرتان شاکی۔ بھوبھا نیمر جو دِتا وشوا اِیت تلمتے سدمادیشو جاکن"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۵۱ منتر ۸)

اس منتر کا ترجمہ بھی بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب آریہ بھونے صہ ۳۹ پر یوں کیا ہے۔

"اے بھگوان یگیہ سب کو جاننے والے ایشور! ...... اور جو ناستک (ناستک کی تعریف وہی ہے۔ جو منوجی نے بتلائی ہے) ڈاکو۔ چور۔ وشواس گھاتی مورکھ دشٹے سمیٹ ہنسا آدمی ودش یکت اُتم کرم میں وگھن ڈالنے والے سوارتھی ...... وید ودیا ورودھی (وید اور ویدک علوم کے مخالف (عیسائی مسلمان وغیرہ) اناریہ (غیر آریہ) ...... ان سب دُشٹوں کو آپ مُول سہت (جڑ دں سمیت) ناش (فنا) کر دیجئے۔"

مسلمانو! ہم تمہیں پھر متنبہ کرتے ہیں کہ ابھی سے بطور حفظ ماتقدم اپنے بچاؤ کی تدابیر سوچ لو۔ وہ دن سامنے کھڑا ہے۔ جب تمہیں تمہارے ہی یاران وطن حسب الارشاد وید بھگوان جڑ دں سمیت نیست و نابود کرینگے۔ محض اسوجہ سے کہ تم ناستک اور نندک ہو۔ کیونکہ تم ویدوں پر ایمان نہیں لاتے اور وید کی کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو عقل کے خلاف ہو۔

مہاشہ صاحب بتلائیں کہ ان کا یہ اعتراض کہ "مسلمانوں کو حکم تھا کہ مذہب میں عقل کا دخل نہ گھسیڑیں" قرآن حکیم کی عاقلانہ اور فلسفیانہ تعلیم پر عائد ہوتا ہے۔ یا ویدک دھرم کی ستشا (تعلیم) پر۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

النظر

وفات عیسےٰ - اس نام سے جناب سردار عبدالرحمن صاحب بی۔ اے مدرس ہائی سکول قادیان سابق مہر سنگھ نے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن۔ حدیث۔ تفاسیر اور انجیل کے حوالجات سے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق یہ بہت مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۳/۔ سردار صاحب موصوف سے احباب منگائیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک دھرم اور عقل

آریہ معترض نے اسلام پر جو اعتراض کیا تھا کہ اس میں عقل کو دخل نہیں۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ اعتراض دراصل ویدک دھرم پر عائد ہوتا ہے۔ اس میں واقعی اس قسم کی تعلیم ملتی ہے۔ کہ وید کے پیرو دھرم میں بدھی کو نہ گھسیڑیں۔ بلکہ ایسا کرنے والے کو تلوار کی بھی دھمکی دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ منو سمرتی۔

"یادید ہیا سمرتیو یا یے کا شرح کو در شٹیا۔
سرو استا نرتی بھلا پر تیہ تموٗ لٹ ساہی تاسمرتا۔"

(منو ۱۲/۹۵)

یعنی وید پیشتر پتر و دیوتا دادمیوں کی آنکھ ہے۔ وید و شاستر دونوں شک کے لائق نہیں ہیں اور نہ دلیل کرنے کے لائق ہیں۔ یہ شاستر کا حکم ہے۔"

"شرتی س تو وید و گیے یو دھرم شاستر
غشو وی سمر تاتے حردار تھیے شو ہمانسے
تا بھیام دھرم ہوہی بر بھو۔" (منو ۲/۱۰)

یعنی یقین کرکے شرتی وید کو جاننا چاہیئے اور یقین سے دھرم شاستر کو سمرتی جاننا چاہیئے۔ مذکورہ بالا دونوں (وید شاستر) ...... دلیل کرنے لائق نہیں (انہیں دلیل کا کام نہیں۔ اندھا ایمان لاؤ) کیونکہ ان دونوں سے ہی دھرم روشن ہے۔"

اور دیکھو:-

"یو اومنیتہ تے مُولے ہیتو شاستر آشریا دوجا
سا سادھو بھر بہش کاریو ناستکو وید نند کا۔"

ترجمہ:- جو عالم عقلی دلائل (ترک شاستر) سے مذکورہ بالا دونوں (وید اور دھرم شاستر دھرم کی اصل جڑ شرتی (وید) سمرتی (شاستر) کا نرادر (ہتک یا بے عزتی) کرتا ہے۔ وہ ویدوں کا نندک (مذمت کرنیوالا) ناستک (دہریہ) ہے۔ اسلئے ویدک دھرمی اسے دیس برادری اور قوم سے باہر نکالدیں۔"

منو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو وید اور دھرم شاستر کو عقل سے پرکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ ویدوں کی ہجو کرنے والا ہے۔ اور دلیل سے کام لینے والے کو منو جی مہاراج دہریہ کا ڈپلومہ دیتے ہیں۔ بہت خوب! آریہ مترو! تمہاری زبان سے اکثر یہی سُنا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں عقل کو دخل نہیں۔ اب ذرا مذکورہ بالا شلوکوں کو دیکھ کر بتلاؤ کہ تمہارے اعتراض کا مورد اسلام ہے یا ویدک دھرم۔ ہاں مترو یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ خود وید بھگوان ایسے وید نندکوں کے متعلق کیا احکام صادر فرماتا ہے۔

"اُت برونتو نا بدانی انیت دیدت آرت
دوہا نہ اندر سے ات دُوا۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۴ منتر ۵)

اس کا لفظی ترجمہ سوامی دیانند جی مہاراج نے بایں الفاظ لکھا ہے:-

"جو کہ پرمیشور کی سیوا کو دھارن کرکے ہم سب دھرم اور پرشارتھ میں ورتمان ہیں۔ وہی ہم لوگوں کے لئے سب ودیاؤں کا اپدیش کریں۔ اور جو کہ ناستک (دہریہ) نندک (مذمت کرنیوالا) دھورت (ٹھگ) آدمی ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان (ہماری رہایش) سے دور چلے جاویں۔ کنتو (بلکہ) نشچہ کرکے (یقین کرکے) اور دیشوں (ملکوں) سے بھی دور ہو جائیں۔ یعنے ادھرمی (ویدک دھرم کے مخالف) آدمی کبھی بھی دیش (ملک) میں نہ رہیں۔"

دوستو! وید بھگوان ارشاد فرماتا ہے کہ جو وید کے نندک (اس کی شرح منو جی کر چکے ہیں کہ جو عقل سے وید پرکھتا ہے) اور ناستک ہیں وہ کہیں بھی جگہ نہ رہنے پاویں۔ پھر وید بھگوان نے

"وجانی ہی آریان یہ چہ دسیو برہشمتے
رندھیو شاستہ ابرتان شتاکی بھو جاسیہ
چودتا وشوا ات تلسفہ ساہا شیتہ یا گی"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۵۱ منتر ۸)

اس منتر کا ترجمہ بھی بانی آریہ سماج نے یہی کتاب آریہ بھوونے صفحہ ۴۹ پر یوں کیا ہے۔

"اے سب بنشا یو گیہ سب کو جاننے والے ایشورا ...... اور جو ناستک (ناستکتا) کی تعریف وہی ہے جو منو جی نے بتلائی ہے) ڈاکو چور۔ دشواس گھاتی مورکھ وشے سیوٹ ہنسا آدمی دوش یکت اُتم کرم میں وگھن ڈالنے والے سوارتھی ...... وید ودیا ورودھی اور وید اور ویدک علوم کے مخالف (عیسائی مسلمان وغیرہ) انارید (غیر آریہ) ...... ان سب دُشٹوں کو آپ مُول سہت (جڑ دل سمیت) ناش (فنا) کر دیجئے۔"

مسلمانو! ہم تمہیں پھر متنبہ کرتے ہیں کہ ابھی بطور حفظ ماتقدم اپنے بچاؤ کی تدابیر سوچ لو۔ وہ دن سامنے کھڑا ہے۔ جب تمہیں تمہارے ہی یاران وطن حسب الارشاد وید بھگوان جڑ دل سمیت نیست و نابود کرینگے۔ محض اسوجہ سے کہ تم ناستک اور نندک ہو۔ کیونکہ تم ویدوں پر ایمان نہیں لاتے اور وید کی کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو عقل کے خلاف ہو۔

مہاشہ صاحب بتلائیں کہ ان کا یہ اعتراض کہ دو مسلمانوں کو حکم تھا کہ مذہب میں عقل کا دخل نہ گھسیڑیں۔" قرآن الحکیم کی عاقلانہ اور فلسفیانہ تعلیم پر عائد ہوتا ہے۔ یا ویدک دھرم کی مشکشا (تعلیم) پر۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

الفضل

وفات مسیح - اس نام سے جناب سردار عبدالرحمن صاحب بی اے مدرس ہائی سکول قادیان سابق مہر سنگھ نے ایک مختصر رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن۔ حدیث۔ تفاسیر اور انجیل کے حوالجات سے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق یہ بہت مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۲؎
سردار عبدالرحمن سے
احباب منگائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار ۱۸ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے)

سرمہ نور۔ دھند غبار۔ جالا۔ ککرے کیلئے اکسیر فی تولہ عہ
حب اکسیر۔ مقوی پٹھوں کو دوبارہ زندگی دینے والی عہ
روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنیوالا۔ عہ
مفوف جار۔ مدد کرنے والا اعضاء رئیسہ کی کمزوری دور کرتا ہے عہ

حکیم عطا محمد۔ قادیان پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ سیدہ کی سیویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا دیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح فٹ بھی نہیں نکالنا پڑتا۔ اور اسمیں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے کہ جہاں چاہو لگا لو۔ اور قیمت بھی صرف للعہ ر بغیر پرزہ کے اور قلعی شدہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ۔

پتہ:۔ فضل کریم عبد الکریم۔ قادیان پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالے۔ واللہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر۔ ... عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ...

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت یعنی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں انکی دلفریبی عمدگی خوشنمائی خوبصورتی۔ نفاست۔ نزاکت چمک دمک پائیداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق دو درجن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصل موتیوں کی مانند گول۔ صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانیپر نہایت آسانی سے چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ نہ ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں۔ نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے مخصوص اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کیلئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس دیکر قیمت منگالیں۔ قیمت علاوہ محصول صرف تین روپے فی درجن

ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت۔ محلہ انصار

(قادیان کا مشہور و معروف علمی رسالہ)

تشحیذ الاذہان

جو ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو اپنے مقررہ حجم پر شائع ہوتا ہے۔ اور جس کا ہر ایک مضمون مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے۔ اور جسکے تازہ نمبر میں آریہ سماج کے ہر چہار بنیادی مسائل پر ایک زبردست اور فیصلہ کن مضمون نکلنے والا ہے۔ عہ سالانہ پر منگو لیجئے۔ آپ کو ہر ایک مہینے اسلام اور احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں کافی اور زبردست میٹیریل ملیگا۔

بنام مینیجر تشحیذ قادیان کے درخواست خریداری آنی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا گو رست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علے ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہوں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامتہ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ:۔

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ زیادہ لگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپے فی تولہ اصلی ممیرا عـه فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلبا کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی و مبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول عـه فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر۔ قادیان گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار ۱۸ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے)

سرمہ نور۔ دھند غبار۔ جالا۔ ککرے کیلئے اکسیر فی تولہ عہ

حب اکسیر۔ مقوی پٹھوں کو دوبارہ زندگی دینے والی عہ

روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنیوالا۔ عہ

غوق چار۔ مدد کرنے والا اعضاء رئیسہ کی کمزوری دور کرتا ہے عہ

حکیم عطا محمد۔ قادیان پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا دیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح ڈھٹ بھی نہیں نکالنا پڑتا۔ اور اسمیں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے کہ جہاں چاہو لگالو۔ اور قیمت بھی صرف للعہ ر بغیر پرزہ عہ ہے اور مشین زندہ بھیجنے پر ایک روپیہ زیادہ۔

پتہ:۔ فضل کریم عبد الکریم۔ قادیان پنجاب

بھاگلپوری تسری کپڑا

یہ بات عام ہو گئی ہے کہ تسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بکثرت تیار ہو کر جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونیکے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری اشخاص سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر:۔ عبد الحکیم اختر ڈاکخانہ ناتھ نگر ضلع بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت نیز دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں انکی دلفریبی عمدگی خوشنمائی خوبصورتی۔ نفاست۔ نزاکت چمک دمک پائیداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق دو درجن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصلی موتیوں کی مانند گول۔ صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانیپر نہایت آسانی سے چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے مخصوص اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کیلئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس فرما کر قیمت منگالیں۔ قیمت علاوہ محصول صرف تین روپے فی درجن

ملنے کا پتہ:۔

شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت۔ محلہ انصار

(قادیان کا مشہور و معروف علمی رسالہ)

تشحیذ الاذہان

جو ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو اپنے مقررہ حجم پر شائع ہوتا ہے۔ اور جس کا ہر ایک مضمون مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے۔ اور جسکے تازہ نمبر میں آریہ سماج کے ہر چہار بنیادی مسائل پر ایک زبردست اور فیصلہ کن مضمون نکلنے والا ہے۔ عہ سالانہ پر منگو لیجئے۔ آپ کو ہر مہینے اسلام اور احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں کافی اور زبردست لٹریچر مل جائیگا۔

مینیجر تشحیذ قادیان کے نام درخواست خریداری آ جائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور سنت سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہوں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ:۔

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ رکھنے کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ اصلی ممیرا اللعہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ [illegible]

سنت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسہل بول و سیلان منی و مبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر۔ قادیان گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

پنڈت ارجن لال سیٹھی کو سزا

سیونی سے ایک مراسلہ فقلمہ میں موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف کے ماتحت ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پنڈت ارجن لال نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور بیان کیا تھا۔ کہ انہوں نے بغاوت کا وعظ نہیں کیا۔

الہ آباد میں لیڈروں کی گرفتاری اور پنڈت موتی لال نہرو

الہ آباد میں ان دنوں کانفرنس ہو رہی ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت موتی لال نہرو کی لڑکی کی شادی ہے۔ متعدد افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ علی برادران گرفتار ہونگے۔ بعض کا خیال ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو ان کے صاحبزادہ یا ان میں سے ایک ضرور گرفتار ہو گا۔ چنانچہ اسی بنا پر الہ آباد میں پولیس اور فوج معمول سے زیادہ جمع ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اہل شہر کے نام ایک پیغام شایع کیا ہے۔ جس میں لوگوں کو تلقین کی ہے۔ کہ ان گرفتاریوں سے کوئی اندیشہ نہ کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے مواقع پر مطمئن رہیں۔ یہ افواہ بھی مشہور ہے۔ کہ انگریزوں کو فساد کا اندیشہ ہے۔ اور وہ اپنے اہل و عیال کو قلعہ میں بھیجنے کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ تیسری افواہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگوں کا ارادہ ان دنوں دوکانیں لوٹ لینے کا ہے۔ پنڈت جی اپنے پیغام میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو گی۔ کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر یہاں آئیں۔ اور اس مسرت افزا موقعہ پر لوگ اپنی دوکانیں بند رکھیں۔ کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہیئے۔

راجپور میں جلسوں کی ممانعت کا قانون توڑ دیا گیا

ڈیرہ دون ۷ مئی راجپور میں دفعہ ۱۴۴ توڑ دی گئی۔ سوامی وچارانند سرسوتی نے ۵ مئی کو بوقت ۴ بجے شام راجپور میں کہ جو ڈیرہ دون اور مسوری کے درمیان واقع ہے۔ دفعہ ۱۴۴ توڑنے کیلئے ایک جلسہ کیا۔ اس مقام پر فوج اور پولیس کا خوب پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن سوامی جی نے نصف گھنٹہ تک ایک لیکچر دیا۔ حاضری تخمیناً تین ہزار تھی۔

ہندو یونیورسٹی بنارس کے ارکان

معاصر "لیڈر" الہ آباد کی اشاعت مورخہ ۸ مئی میں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ یونیورسٹی کو مالی امداد دینے والوں نے مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے کو یونیورسٹی کے قواعد کے ماتحت کثرت رائے سے یونیورسٹی کی مجلس معتمدین کے ارکان کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔

حکومت بنگال اور بالشویک

کلکتہ ۱۱ مئی۔ حکومت بنگال نے مزید ایک سال کیلئے دو پولیس انسپکٹروں کو بنگال میں بولشویکوں کے مبلغین اور کتب کی اشاعت کی روک تھام کے لئے متعین کیا ہے۔

ایک چمار کو ایک لاکھ کا ہیرا مل گیا

احاطہ مدراس کے ضلع بلاری میں پچھلے دنوں ایک بجاری ہیرا ملا ہے۔ یہ مستطیل کی شکل کا ہے۔ اوپر اور نیچے کی سطح میں ½ انچ مربع ہے۔ اس کی اونچائی ⅛ انچ ہے۔ یہ ایک چمار کے ہاتھ لگ گیا۔ جب کہ واجرہ کرور کانوں میں ایک ہیرے پیدا کرنے والی زمین پر چل رہا تھا۔ اس چمار نے یہ ہیرا ایک ساہوکار کے پاس دو ہزار میں بیچ دیا۔ وہ ساہوکار اسے بنگلور میں لے گیا۔ اور اس کی چالیس ہزار قیمت مانگی ماہرین نے بتلایا۔ کہ اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ واجرہ کرور کانوں سے بڑے بڑے تاریخی ہیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

سٹیشن ٹہاری پر شدید ریلوے ٹکر

(لاہور ۱۰ مئی) آج صبح ۴ بجے سٹیشن ٹہاری پر کہ جو لدھیانہ لائن پر امرتسر سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو مال گاڑیوں کی ٹکر واقع ہوئی۔ اطلاع ہے۔ کہ مال گاڑی کا گارڈ ڈیوس نامی مارا گیا۔ اور کئی گاڑیاں الٹ گئی ہیں۔ مستقل راستہ کو نقصان پہنچا ہے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

مالیگاؤں میں کارکنان خلافت و سوراج

مالیگاؤں کے تمام کارکنان خلافت و سوراج کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چالیس کے قریب آدمی گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی ہیں۔ خلافت کمیٹی کا دفتر پولیس کے قبضہ میں ہے۔ شہر کے ساتھ آمد و رفت کا تمام سلسلہ منقطع ہے۔ کوئی شخص شہر میں سے باہر نہیں جا سکتا۔

سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی نے معافی مانگ لی

اکالی کے ایڈیٹر سردار پرتاب سنگھ بی اے پر ایک باغیانہ مضمون کی بنا پر جو اخبار اکالی میں شایع ہوا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں بغاوت کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اب انہوں نے سرکار سے معافی مانگ لی۔ لہذا سرکار نے مقدمہ واپس لے لیا۔

حیدرآباد دکن میں اصلاحات

سکندرآباد ۹ مئی۔ حضور نظام نے عدالتی اور انتظامی شعبوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا فرمان شایع فرمایا ہے۔ ۱۵ لاکھ روپیہ قحط زدوں کی امداد کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس سے پینے کا پانی نیز دیگر ضروریات مہیا کی جائیں گی۔

نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا مقدمہ

(کوہ آبو) ۱۱ مئی۔ نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ۱۷ بری کر دیئے گئے۔ اور ۷ پر نواب اور گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے کی سازش کرنے کا جرم زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ ایک کو تو نواب نے فیصلہ سنانے سے پہلے معاف کر دیا۔ دو کو بری کر دیا گیا۔ اور سات سزایاب ہوئے۔ ان میں سے ایک کو ایک سال قید سخت اور دوسروں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

پنڈت ارجن لال سیٹھی کو سزا

سیونی سے ایک مراسلہ قطعہ میں موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف کے ماتحت ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پنڈت ارجن لال نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور بیان کیا تھا۔ کہ انہوں نے بغاوت کا وعظ نہیں کیا۔

الہ آباد میں لیڈروں کی گرفتاری اور پنڈت موتی لال نہرو

الہ آباد میں ان دنوں کانفرنس ہو رہی ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت موتی لال نہرو کی لڑکی کی شادی ہے۔ متعدد افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ علی برادران گرفتار ہونگے۔ بعض کا خیال ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو ان کے صاحبزادہ یا ان میں سے ایک ضرور گرفتار ہو گا۔ چنانچہ اسی بنا پر الہ آباد میں پولیس اور فوج معمول سے زیادہ جمع ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اہل شہر کے نام ایک پیغام شایع کیا ہے۔ جس میں لوگوں کو تلقین کی ہے۔ کہ ان گرفتاریوں سے کوئی اندیشہ نہ کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے مواقع پر مطمئن رہیں۔ یہ افواہ بھی مشہور ہے۔ کہ انگریزوں کو فساد کا اندیشہ ہے۔ اور وہ اپنے اہل وعیال کو قلعہ میں بھیجنے کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ تیسری افواہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگوں کا ارادہ ان دنوں دوکانیں لوٹ لینے کا ہے۔ پنڈت جی اپنے پیغام میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو گی۔ کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر یہاں آئیں۔ اور اس مسرت افزا موقعہ پر لوگ اپنی دوکانیں بند رکھیں۔ کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہیئے۔

راجپور میں جلسوں کی ممانعت کا قانون توڑ دیا گیا

ڈیرہ دون ۷ مئی راجپور میں دفعہ ۱۴۴ توڑ دی گئی سوامی وچار آنند سرسوتی نے ۵ مئی کو بوقت ۴½ بجے شام راجپور میں کہ جو ڈیرہ دون اور مسوری کے درمیان واقع ہے۔ دفعہ ۱۴۴ توڑنے کیلئے ایک جلسہ کیا۔ اس مقام پر فوج اور پولیس کا خوب پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن سوامی جی نے نصف گھنٹہ تک ایک لیکچر دیا۔ حاضری تخمیناً تین ہزار تھی۔

ہندو یونیورسٹی بنارس کے ارکان

معاصر لیڈر (الہ آباد) کی اشاعت مورخہ ۲ مئی میں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ یونیورسٹی کو مالی امداد دینے والوں نے مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے کو یونیورسٹی کے قواعد کے ماتحت کثرت رائے سے یونیورسٹی کی مجلس معتمدین کے ارکان کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔

حکومت بنگال اور بالشویک

کلکتہ ۸ مئی۔ حکومت بنگال نے مزید ایک سال کیلئے دو پولیس انسپکٹروں کو بنگال میں بولشویکوں کے مبلغین اور کتب کی اشاعت کی روک تھام کے لئے متعین کیا ہے۔

ایک چمار کو ایک لاکھ کا ہیرا مل گیا

احاطہ مدراس کے ضلع بلاری میں پچھلے دنوں ایک بھاری ہیرا ملا ہے۔ یہ مستطیل کی شکل کا ہے۔ اوپر اور نیچے کی سطح میں ½ ۱ انچ مربع ہے۔ اس کی اونچائی ½ انچ ہے۔ یہ ایک چمار کے ہاتھ لگ گیا۔ جب کہ وہ وجرہ کرور کانوں میں ایک ہیرے پیدا کرنے والی زمین پر چل رہا تھا۔ اس چمار نے یہ ہیرا ایک ساہوکار کے پاس دو ہزار میں بیچ دیا۔ وہ ساہوکار اسے بنگلور میں لے گیا۔ اور اس کی چالیس ہزار قیمت مانگی ماہرین نے بتلایا۔ کہ اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ واجرہ کرور کانوں سے بڑے بڑے تاریخی ہیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

سٹیشن ٹباری پر شدید ریلوے ٹکر

(لاہور ۸ مئی) آج صبح ۴ بجے سٹیشن ٹباری پر کہ جو لدھیانہ لائن پر امرتسر سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو مال گاڑیوں کی ٹکر واقع ہوئی۔ اطلاع ہے۔ کہ مال گاڑی کا گارڈ ڈیوس نامی مارا گیا۔ اور کئی گاڑیاں الٹ گئی ہیں۔ مستقل راستہ کو نقصان پہنچا ہے۔ گاڑیوں کی آمد ورفت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

مالیگاؤں میں کارکنان خلافت وسوراج

مالیگاؤں کے تمام کارکنان خلافت وسوراج کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چالیس کے قریب آدمی گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی ہیں۔ خلافت کمیٹی کا دفتر پولیس کے قبضہ میں ہے۔ شہر کے ساتھ آمد ورفت کا تمام سلسلہ منقطع ہے۔ کوئی شخص شہر میں سے باہر نہیں جا سکتا۔

سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی نے معافی مانگ لی

اکالی کے ایڈیٹر سردار پرتاب سنگھ بی۔ اے پر ایک باغیانہ مضمون کی بنا پر جو اخبار اکالی میں شایع ہوا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں بغاوت کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اب انہوں نے سرکار سے معافی مانگ لی۔ لہذا سرکار نے مقدمہ واپس لے لیا۔

حیدرآباد دکن میں اصلاحات

سکندر آباد ۹ مئی۔ حضور نظام نے عدالتی اور انتظامی محکموں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا فرمان شایع فرمایا ہے۔ ۱۵ لاکھ روپیہ قحط زدوں کی امداد کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس سے پینے کا پانی نیز دیگر ضروریات مہیا کی جائیں گی۔

نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا مقدمہ

(کوہ آبو) ۱۱ مئی۔ نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ۱۷ بری کر دیئے گئے۔ اور ۷ پر نواب اور گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے کی سازش کرنے کا جرم زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ ایک کو تو نواب نے فیصلہ سنانے سے پہلے معاف کر دیا۔ دو کو بری کر دیا گیا۔ اور سات سزایاب ہوئے۔ ان میں سے ایک کو ایک سال قید سخت اور دوسروں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالکِ غیر کی خبریں

افغانی معاہدے لنڈن - ۶ر مئی - دار العوام میں سر والسٹر ویویس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر ہارمسورتھ نے افسوس کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انگریزی افغانی اور ترکی افغانی معاہدات کی گفتگو کے متعلق پبلک مفاد کو مدنظر رکھ کر وہ کوئی اعلان نہیں کر سکتے ۔

بولشویکوں کی رعایتیں انگریزوں کو کوپن ہیگن ۷ر مئی - ریگا کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ حکومت بولشویکی نے باکو کے تیل والے ضلع میں برطانی کمپنی کو گرانقدر رعایات دی ہیں ۔ جتنا تیل نکلے گا ۔ اس میں سے تین چوتھائی کمپنی لے گی ۔ اور باقی حکومت بولشویکی کے حصہ میں آئیگا ۔
کمپنی کو اپنی پولیس خود مقرر کرنے کی اجازت دی جائیگی لیکن صنعتی عملہ کا ایک معینہ حصہ روسی ہو گا

وائسرائے آئرلینڈ کی ملاقات وزیر اعظم سے لنڈن ۷ر مئی - دائی کونٹ فنز الین نے جو آئرلینڈ کے آئندہ وائسرائے مقرر کئے گئے ہیں ۔ جمعرات کی شام کو اور کل سہ پہر کو وزیر اعظم سے ملاقات کی ۔ غالباً اب تک حالات کا نشوو ارتقا اس سوچ بچار تک پہنچا ہے کہ حکومت اور سن فین جماعت کے درمیان براہ راست گفت و شنید کی کوئی صورت نکالی جائے ۔

مصنوعی موتی لنڈن ۵ر مئی - ایک جاپانی کمپنی نے مصنوعی موتی اس خوبی و نفاست سے تیار کئے ہیں کہ لنڈن کے جواہری دنگ رہ گئے ہیں جب ان موتیوں کی جانچ کی گئی تو ان کو اصلی موتیوں جیسا پایا گیا ۔ اس نئی ایجاد سے جوہریوں کے طوطے اڑ گئے ہیں ۔

جرمنی کے خلاف امریکہ بھی اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو گیا لنڈن ۷ر مئی - واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل یا سفیروں کی کونسل میں کوئی سرکاری نمایندہ مقرر نہ کیا جائے ۔ جرمنی کو معاوضہ وصول کرنیوالے کمیشن پر مسٹر رولینڈ بوئڈن اسوقت پیرس میں امریکہ کے کمشنر ہیں ۔ امریکہ کی طرف سے قائمقامی کرینگے ۔

ایم برائنڈ نے کہا اگر جرمنی نے جملہ تجاویز کو نامنظور کر دیا تو تاوان اسپر جبراً عائد کیا جائیگا ۔ ۱۲ر مئی کو الٹی میٹم کے خاتمہ پر کوئی نئی گورنمنٹ نہ ہو گی اور اس دن وہ افواج کو جو روہر کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں ۔ چڑھائی کر دینگی ۔ بیشتر اس کے کہ یہ افواج منتشر کی جائیں ۔ تمام شرائط منظور کرائی جانی چاہئیں

یورپ سے براستہ ہند آسٹریلیا لنڈن ۱۱ر مئی ۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کے دورہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ایک نئی پالیسی کا آغاز ہو گا ۔ جس کے دو بڑے اصول یہ ہونگے (۱) یورپ سے براستہ ہندوستان آسٹریلیا تک ایک شاہی ہوائی راستہ قائم کیا جاوے ۔ (۲) مشرق وسطیٰ کو خود مختار دیسی ریاستوں کی ایک زنجیر کی طرح ترتیب دیا جائے ۔

تک شاہی ہوائی راستہ قائم کرنیکی تجویز ۔ عراق عرب کو ایک خود مختار عرب ریاست بنایا جائیگا

عراق عرب کو ایک آزاد عرب ریاست بنایا جائیگا جس کا سردار ایک دیسی شہزادہ ہو گا ۔ اس عہدہ کے لئے عربوں کے سامنے امیر فیصل کا نام پیش کیا جائیگا ۔ سول بجٹ ۔ شاہی خزانہ کی امداد سے آزاد ہو گا ۔ تاریں اور ریلیں جو کہ دوران جنگ میں تعمیر کی گئی تھیں ۔ وہ غالباً ذاتی ہاتھوں میں سونپ دی جائینگی لیکن انکو درست حالت میں لانے کے لئے ۱۹۲۲ء میں ساڑھے تین لاکھ پونڈ خرچ کئے جائینگے ۔

جارڈن کے اس طرف علاقہ میں ایک علیحدہ خود مختار صوبہ بنایا جائیگا کہ جو برطانوی مشیروں کی امداد سے امیر عبداللہ کی عارضی گورنمنٹ کے ماتحت ہو گا ۔

دنیا میں سب سے بوڑھا آدمی رویٹر خبر دیتا ہے کہ نواح قسطنطنیہ میں ایک کرد رہتا ہے ۔ جو اسوقت ڈیڑھ سو برس کی عمر کا ہے ۔ ستر یا اسی برس ہوئے کہ یہ کرد حمال کا کام کرتا تھا ۔ سال گذشتہ ترکی سینیٹ نے اس شخص کے لئے ایک خاص الاؤنس دینا منظور کیا ہے ۔

جنگ میں انگریزی نقصانات لنڈن ۷ر مئی - آج دفتر جنگ کی طرف سے جو سرکاری اعداد و شمار جنگی نقصانات کے متعلق شایع ہوئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ میں انگلستان نے کل ۹۵ لاکھ فوج جمع کی تھی نقصانات کے اعداد یہ ہیں :-
۹ لاکھ ۳۰ ہزار ہلاک ہوئے ۔ تقریباً دو لاکھ قید ہوئے ۲۱ لاکھ سپاہی زخمی ہوئے ۔ اس طرح نقصانات کی کل میزان ۳۲ لاکھ ہوتی ہے ۔

یونانیوں کی معاہدہ شکنی سمرنا ۷ر اپریل ۔ اگرچہ معاہدہ سیورے صریحاً یونانیوں کو منع کرتا ہے ۔ کہ وہ عثمانی رعایا کو اپنی فوج میں بھرتی کریں ۔ تاہم وہ ایسا کر رہے ہیں ۔ اور یورپی سوداگر اتحادی ہائی کمشنروں کے پاس غضب آلود صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں ۔ کیونکہ یہ سوداگر اپنے ملازمین کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں ۔

جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا پیرس کا ایک تازہ تار مظہر ہے ۔ کہ جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا ہے ۔ ۲۲۱ رائیں حق میں اور ۱۷۵ مخالف تھیں ۔

ولی عہد جاپان لنڈن میں لنڈن ۹ر مئی ۔ آج صبح ولی عہد جاپان کا پُرتپاک استقبال کیا گیا ۔ جب وہ بہمراہی پرنس آف ویلز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچے ۔ شاہ معظم ڈیوک آف یارک ڈیوک آف کناٹ ۔ جاپانی سفیر ۔ مسٹر لائڈ جارج اور بہت سے دیگر سرکردہ اصحاب وہاں موجود تھے ۔

(باہتمام [illegible] عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالکِ غیر کی خبریں

افغانی معاہدے

لنڈن - ۶ مئی - دارالعوام میں سر والسٹر ڈیویز کو جواب دیتے ہوئے مسٹر مانٹیگو نے افسوس کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انگریزی افغانی اور ٹرکی افغانی معاہدات کی گفتگو کے متعلق پبلک مفاد کو مدنظر رکھ کر وہ کوئی اعلان نہیں کر سکتے۔

بولشویکوں کی رعایتیں انگریزوں کو

کوپن ہیگن ۷ مئی - ریگا کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ حکومت بولشویکی نے باکو کے تیل والے ضلع میں برطانی کمپنی کو اس قدر رعایات دی ہیں - جتنا تیل نکلے گا - اس میں سے تین چوتھائی کمپنی لے گی - اور باقی حکومت بولشویکی کے حصہ میں آئیگا۔ کمپنی کو اپنی پولیس خود مقرر کرنے کی اجازت دی جائیگی - لیکن صنعتی عملہ کا ایک معینہ حصہ روسی ہوگا۔

وائسرائے آئرلینڈ کی ملاقات وزیراعظم سے

لنڈن ۷ مئی - وائی کونٹ فنز ایلین نے جو آئرلینڈ کے آیندہ وائسرائے مقرر کئے گئے ہیں - جمعرات کی شام کو اور کل سہ پہر کو وزیراعظم سے ملاقات کی - غالباً اب تک حالات کا نشوو ارتقا اس سوچ بچار تک پہنچا ہے کہ حکومت اور سن فین جماعت کے درمیان براہ راست گفت و شنید کی کوئی صورت نکالی جائے۔

مصنوعی موتی

لنڈن ۵ مئی - ایک جاپانی کمپنی نے مصنوعی موتی اس خوبی و نفاست سے تیار کئے ہیں کہ لنڈن کے جواہری دنگ رہ گئے ہیں جب ان موتیوں کی جانچ کی گئی تو ان کو اصلی موتیوں جیسا پایا گیا - اس نئی ایجاد سے جوہریوں کے طوطے اُڑ گئے ہیں۔

جرمنی کے خلاف امریکہ بھی

لنڈن ۷ مئی - واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے - کہ اتحادیوں کے ساتھ شریک ہوگیا فیصلہ کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل یا سفیروں کی کونسل میں کوئی سرکاری نمائندہ مقرر نہ کیا جائے - جرمنی کو معاوضہ وصول کرنیوالے کمیشن پر مسٹر رولینڈ بوئیڈن اسوقت پیرس میں امریکہ کے کمشنر ہیں - امریکہ کی طرف سے قائمقامی کرینگے۔

ایم برائنڈ نے کہا اگر جرمنی نے جملہ تجاویز کو نا منظور کردیا تو تاوان اسپر جبراً عائد کیا جائیگا - ۱۳ مئی کو الٹی میٹم کے خاتمہ پر کوئی نئی گورنمنٹ نہ ہوگی اور اس دن وہ افواج کو جو روہر کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں - چڑھائی کردیگی - بیشتر اس کے کہ یہ افواج منتشر کی جائیں - تمام شرائط منظور کرائی جانی چاہئیں۔

یورپ سے براستہ ہند آسٹریلیا تک شاہی ہوائی راستہ قائم کرنیکی تجویز - عراق عرب ایک خودمختار عرب ریاست بنایا جائیگا

لنڈن ۶ مئی - اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کے دورہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مشرق وسطی میں ایک نئی پالیسی کا آغاز ہوگا - جس کے دو بڑے اُصول یہ ہونگے (۱) یورپ سے براستہ ہندوستان آسٹریلیا تک ایک شاہی ہوائی راستہ قائم کیا جاوے - (۲) مشرق وسطی کو خودمختار دیسی ریاستوں کی ایک نئے نظیر کی طرح ترتیب دیا جائے۔

عراق عرب کو ایک آزاد عرب ریاست بنایا جائیگا جس کا سردار ایک دیسی شہزادہ ہوگا - اس عہدہ کے لئے عربوں کے سامنے امیر فیصل کا نام پیش کیا جائیگا - سول بجٹ - شاہی خزانہ کی امداد سے آزاد ہوگا - تاریں اور ریلیں جو کہ دوران جنگ میں تعمیر کی گئی تھیں - وہ غالباً ذاتی ہاتھوں میں سونپ دی جائینگی لیکن انکو درست حالت میں لانے کے لئے ۱۹۲۱ء میں ساڑھے تین لاکھ پونڈ خرچ کئے جائینگے۔

جارڈون کے اس طرف علاقہ میں ایک علیحدہ خودمختار صوبہ بنایا جائیگا کہ جو برطانوی مشیروں کی امداد سے امیر عبداللہ کی عارضی گورنمنٹ کے ماتحت ہوگا۔

دُنیا میں سب سے بوڑھا آدمی

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ نواح قسطنطنیہ میں ایک کرد رہتا ہے - جو اسوقت ڈیڑھ سو برس کی عمر کا ہے - ستر یا اسی برس ہوئے کہ یہ کرد حمال کا کام کرتا تھا - سال گذشتہ ٹرکی سینیٹ نے اس شخص کے لئے ایک خاص الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔

جنگ میں انگریزی نقصانات

لنڈن ۷ مئی - آج دفتر جنگ کی طرف سے جو سرکاری اعداد و شمار جنگی نقصانات کے متعلق شایع ہوئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ میں انگلستان نے کل ۹۵ لاکھ فوج جمع کی تھی نقصانات کے اعداد یہ ہیں:-

۹ لاکھ ۳۰ ہزار ہلاک ہوئے - تقریباً دو لاکھ قید ہوئے ۲۱ لاکھ سپاہی زخمی ہوئے - اس طرح نقصانات کی کل میزان ۳۲ لاکھ ہوتی ہے۔

یونانیوں کی معاہدہ شکنی

سمرنا ۴ اپریل - اگرچہ معاہدہ سیورے صریحاً یونانیوں کو منع کرتا ہے - کہ وہ عثمانی رعایا کو اپنی فوج میں بھرتی کریں - تاہم وہ ایسا کر رہے ہیں - اور یوربی سوداگر اتحادی ہائی کمشنروں کے پاس غضب آلود صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں - کیونکہ یہ سوداگر اپنے ملازمین کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔

جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کرلیا

پیرس کا ایک تازہ تار مظہر ہے - کہ جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کرلیا ہے - ۲۲۱ رائیں حق میں اور ۱۷۵ مخالف تھیں۔

ولی عہد جاپان لنڈن میں

لنڈن ۹ مئی - آج صبح ولی عہد جاپان کا پرتپاک استقبال کیا گیا - جب وہ ہمراہی پرنس آف ویلز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچے - شاہ معظم ڈیوک آف یارک - ڈیوک آف کناٹ - جاپانی سفیر - مسٹر لائڈ جارج اور بہت سے دیگر سرکردہ اصحاب وہاں موجود تھے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)